جمادی الاولیٰ ۱۳۹۰ ہجری قمری

وفا ۱۳۴۹ ہجری شمسی

سالانہ اشتراک

پاکستان: چھ روپے
بیرونی ممالک: دس روپے یا تیرہ شلنگ
بیرونی ممالک: ہوائی ڈاک بائیس روپے

مدیر مسئول
ابوالعطاء جالندھری

صدر مملکت لائبیریا، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہمراہ

لائبیریا (مغربی افریقہ) کی آزاد سلطنت کے سربراہ مسٹر ٹب مین نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ کے دوران حضور کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ اسی موقعہ پر ایگزکٹو منشن منرو ویا (دارالسلطنت) میں یہ فوٹو لیا گیا تھا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جمادی الاولیٰ ۱۳۹۰ ہجری قمری وفا ۱۳۴۹ ہجری شمسی	ماہنامہ **الفرقان** ربوہ جولائی ۱۹۷۰ء	جلد ۲۰ شمارہ ۷

مقالات و منظومات

ادارہ تحریر

ایڈیٹر: ابوالعطاء جالندھری

نائبین: (۱) دوست محمد شاہد مولوی فاضل

(۲) عطاء المجیب راشد ایم۔اے

قواعد و ضوابط

(۱) رسالہ کا چندہ پیشگی ادا ہونا لازمی ہے۔

(۲) تاریخ اشاعت شمسی مہینے کی پندرہ تاریخ مقرر ہے۔

(۳) مقالات بنام ایڈیٹر اور زر اشتراک بنام مینیجر

قسط ۲

آیتِ خاتم النبیّین پر تدبّر

اربابِ ذوق کیلئے دعوتِ فکر!

آیاتِ قرآنیہ کی ترتیب

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس کا ہر لفظ خدائے قدوس کا لفظ ہے جو ہر قسم کی خطا اور غلطی سے پاک ہے۔ قرآن مجید کامل، زندہ اور عالمگیر شریعت ہے۔ اس کی حفاظت کا خود اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اور اس کی حفاظت فرمائی ہے قرآن مجید ایک مرتب اور مرتبط کلام ہے۔ اس میں کسی جگہ اہمل یا بے جوڑ کلام نہیں۔ لوگ سمجھیں یا نہ سمجھیں مگر یہ حقیقت اپنی جگہ پر نہایت روشن صداقت ہے کہ قرآن پاک کی تمام سورتوں، اس کی جملہ آیات اور ہر آیت کے سارے الفاظ میں باہمی ربط و جوڑ ہے۔ ہر آیت اور ہر لفظ اپنی اپنی جگہ پر اسی خوبی اور خوبصورتی سے پرویا گیا ہے کہ اسے ہرگز ادھر ادھر نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی ترتیب عدیم المثال ہے اور اس کی آیات والفاظ کا باہمی ربط بے نظیر ہے۔ بعض دفعہ مفسرین اپنی کم فہمی سے یہ خیال کرتے رہے ہیں کہ الفاظِ آیت میں تقدیم و تاخیر ہے۔ انہوں نے ان الفاظ کی ترتیب کو بدل کر معنے بنانے کی کوشش کی مگر قرآن پاک پر تدبّر کرنے والے ہر انسان پر واضح ہو گیا کہ قرآنی الفاظ کی ترتیب کو بدل کر جو بھی تفسیر کی گئی وہ بدنما اور بے موقع تھی۔

محققین اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ قرآن مجید کی ترتیب خدائی ترتیب ہے اور اسکی ترتیب اپنی ذات میں صدہا حقائق و معارف پر حاوی ہے اور اس کی ترتیب کے ذریعہ سے بھی متعدد مضامین ادا کر دیئے گئے ہیں اسلئے قرآنی ترتیب سورتوں کی ہو، آیات کی ہو یا الفاظ کی ہو اٹل اور ناقابلِ تبدیل ہے۔

ہر آیت کا ایک مستقل مفہوم ہے

قرآنی ترتیب اور ربط کے سلسلہ میں روحانی علماء کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ آیاتِ قرآنی باہم مربوط بھی ہیں۔ ہر آیت اپنے سیاق و سباق

کے لحاظ سے ایک مفہوم رکھتی ہے۔ پھر آیاتِ قرآنی میں سے ہر آیت اپنی انفرادیت میں ایک مستقل مفہوم بھی رکھتی ہے۔ گویا یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہر آیت ایک آبدار موتی ہے جو اپنی جداگانہ شان بھی رکھتا ہے اور ایک سورۃ کی ساری آیات آبدار موتیوں کی ایسی شاندار لڑی بھی ہیں جن کے ملنے سے خاص آب و تاب پیدا ہوگئی ہے اور بے شمار عظیم مضامین اس اجتماع کے نتیجہ میں پیدا ہوگئے ہیں۔ پھر ہر آیت کو ایک شان سارے قرآن پاک کے مجموعی مضامین کی روشنی میں حاصل ہوتی ہے۔

آیت خاتم النبیّین پر تدبّر کے تین پہلو

اس مقالہ میں آیت خاتم النبیین پر تدبّر ہمارا موضوع ہے۔ یہ آیت کریمہ سورہ احزاب میں واقع ہے۔ مندرجہ بالا تمہید کے مطابق اس آیت پر تدبّر کے تین پہلو ہیں (۱) آیت خاتم النبیین کی مستقل اور انفرادی حیثیت کے لحاظ سے اس کا مطلب و مفہوم کیا ہے۔ اس تدبّر کے وقت ہم صرف آیت خاتم النبیّین کے الفاظ کو مدنظر رکھیں گے۔ (۲) آیت خاتم النبیّین کے سورۃ الاحزاب کی ایک آیت ہونے کے لحاظ سے اس کا مطلب و مفہوم کیا ہے۔ اس تدبّر کے وقت ہمیں ساری سورہ کے مضامین کی روشنی میں آیت خاتم النبیّین کا مطلب و مفہوم متعین کرنا پڑیگا (۳) آیت خاتم النبیّین کا مطلب و مفہوم سارے قرآن مجید اور اس کی جملہ آیات کی روشنی میں کیا ہے۔ اس تدبّر کے وقت ہم سارے قرآن مجید کے مضامین کو زیر نظر رکھیں گے تا یہ متعین ہوجائے کہ آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں آیت خاتم النبیین کا کیا مطلب ہے؟ گویا ہمیں غور کرنا پڑے گا کہ ہم آیت خاتم النبیین کا کہیں وہ مطلب تو نہیں لے رہے جو دیگر آیاتِ قرآنیہ سے معارض اور متضاد ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسا مفہوم خود اپنے غلط ہونے پر مُہر کرنے والا ہے۔ کسی آیت کی وہ تفسیر جو دوسری آیات کی روشنی میں بالبداہت غلط قرار پائے اس کے نادرست ہونے میں کسے شک ہوسکتا ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی بات کو اپنے اس ارشاد میں بیان فرمایا ہے؛ القرآن یفسر بعضہ بعضاً کہ قرآن کا ایک حصہ دوسرے کی تفسیر کرتا ہے۔

آیت پر اسکے مستقل پہلو سے تدبّر

ہم چاہتے ہیں کہ آیت کریمہ خاتم النبیین پر ہرسہ پہلوؤں سے سیر حاصل تدبّر کیا جائے۔ آج ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے آیت خاتم النبیّین کی مستقل اور انفرادی حیثیت کے لحاظ سے اس پر تدبّر کرتے ہیں یعنی صرف اس ایک آیت کے مطلب و مفہوم کو اسی کے الفاظ سے متعین کریں گے۔ یہ آیت سورۃ احزاب کے

پانچویں رکوع کی آخری آیت ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں :-

" مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ
مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ
رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ
وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ٥"

الفاظ اور ان کا مفہوم

آیت میں مَا نافیہ ہے۔ نفی کے لئے آیا ہے۔ کان فعل ماضی ہے جس کے معنے تھا کے ہوتے ہیں۔ مُحَمَّدٌ کا لفظ حَمْد سے بنا ہے۔ باب تفعیل سے اسم مفعول ہے۔ باب تفعیل کا خاصہ ہے کہ وہ کثرت اور تکرار پر دلالت کرتا ہے۔ لفظی معنے ہوں گے' بار بار اور بکثرت تعریف کیا گیا مقام مدح کا مستحق وجود۔ یہ لفظ ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک بھی ہے۔ آیت میں اس لفظ کا استعمال وسیع ہے۔ ہر دو طور پر حاوی ہے یعنی حضورؐ کا ذاتی نام بھی ہے اور صفاتی نام بھی۔ لفظ اَبٌ کے معنے باپ کے ہوتے ہیں۔ باپ کا لفظ ایجاد اور تخلیق کے مفہوم پر مشتمل ہے۔ اَحَدٍ کے معنے کوئی یا کسی کے ہوتے ہیں۔ مِنْ رِجَالِکُمْ کے معنے ہوں گے' تمہارے مَردوں میں سے۔ رِجَال کا لفظ رَجُلٌ کی جمع ہے۔ رجل کے معنے مرد کے ہوتے ہیں۔ کُمْ سے جملہ مخاطبین یا خاص طور پر منکرین اور معترضین مراد ہو سکتے ہیں۔ حرف لٰکن استدراک کے لئے آتا ہے۔ یہی لفظ اردو میں "لیکن" کے طور پر مستعمل ہوتا ہے۔ اس حرف کا محل وقوع یوں ہوتا ہے کہ اس کے ماقبل اور مابعد مفہوم میں منافات ہوتی ہے۔ پہلے منفی مضمون ہو تو اس کے بعد مثبت مضمون ہوگا۔ عام طور پر یہ حرف اس جگہ استعمال ہوتا ہے جب پہلے کلام کے خلاف بات کرنی ہو یا پہلے کلام پر وارد ہونیوالے اعتراض یا شک کا جواب دینا مقصود ہو۔ اصطلاحی طور پر کہتے ہیں کہ لٰکن لدفع توھم ناشئ عن کلامٍ سابقٍ۔

رسول کا لفظ رسالۃ سے ہے۔ یعنی پیغامبر، احکام لانے والا۔ اللّٰہ ذات واحد مستجمع صفات کاملہ کا اسم ذات ہے۔ لفظ خَاتَم کا مادہ خَتْم ہے۔ تا کی زبر کے ساتھ خَاتَم اسم آلہ کہلاتا ہے۔ معنے ہونگے مَا یُخْتَمُ بِہٖ عَلَی الشَّیْءِ وہ چیز جس سے کسی چیز پر مہر لگائی جائے۔

لفظ النَّبِیّٖن جمع ہے مفرد نبی ہے۔ نبی نَبَأٌ سے مشتق ہے اور اس کے معنے غیب کی بکثرت خبریں پانے والے کے ہیں۔ واوٗ عاطفہ ہے اور کے معنے ہیں۔ کانَ فعل ماضی ہے۔ یہ کان تامہ ہے۔ بکلِّ شیءٍ علیمًا کے معنے ہیں کہ اللہ ہر چیز

کو خوب جاننے والا ہے اس سے کچھ مخفی نہیں۔

الفاظِ آیت کی تفسیر

معزز قارئین! آپ قرآنی آیت کو پھر سامنے رکھ کر تدبر فرمائیں تو آپ پر کھل جائے گا کہ حرف لکن سے پہلے ایک منفی مضمون ہے اور اس کے بعد ایک مثبت مضمون ہے۔ پہلے حصہ میں یہ کہا گیا ہے کہ محمد (قابل تعریف وجود) صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں۔ وہ ہے تو قابلِ تعریف مگر اس کا قابلِ تعریف ہونا اس بات سے وابستہ نہیں کہ اس کے اتنے جسمانی بیٹے ہیں جو دنیاوی طور پر اس کے جانشین ہوں گے۔ یاد رکھو کہ وہ رجال الدنیا میں سے کسی کا باپ نہ ہونے کے باوجود محمد (قابلِ تعریف) ہے۔

لوگ کہتے تھے کہ انسان کا ذکر اس کے بیٹوں سے قائم رہتا ہے۔ اس کی شان اسکے بیٹوں سے قائم ہوتی ہے۔ فرمایا کہ ہمارا یہ محبوب یقیناً قابلِ تعریف ہے اس کا نام بھی قائم رہے گا، اس کی شان بھی نمایاں ہوتی رہے گی مگر اس کا کوئی جسمانی فرزند نہیں، وہ کسی مرد کا جسمانی باپ نہیں ہے۔

قارئین کرام! اب آپ آیت کے دوسرے حصہ پر غور کریں تو آپ کو اس سوال کا جواب ملے گا کہ جب اس شخص کا جسمانی بیٹا نہیں ہے تو اس کا نام کیسے قائم رہے گا اور اس کی شان کس طرح دوبالا ہوتی رہے گی؟ فرمایا وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ہم نے اس کی ابوتِ جسمانی کی نفی کر دی ہے مگر ہم اب اس کی ابوتِ روحانی کا اثبات کرتے ہیں۔ آپؐ جسمانی طور پر تو کسی مرد کے باپ نہیں مگر روحانی طور پر آپؐ سب مومنوں بلکہ نبیوں کے بھی باپ ہیں۔ لفظ رسول اللہ میں آپؐ کے مومنوں کے روحانی باپ ہونے کا بیان ہے اور خاتم النبیین میں آپؐ کے نبیوں کے روحانی باپ ہونے کا ذکر ہے۔ یہ ابوت روحانی وسیع بھی ہے اور دائمی بھی ہے۔ وسیع اس طرح کہ کوئی مومن مرد ہو یا عورت آپؐ کے دائرۂ ابوتِ روحانی سے باہر نہیں رہ سکتا۔ ہر رسول اپنی اُمت کا باپ ہوتا ہے آپؐ ساری قوموں کے لئے رسول ہیں اسلئے ساری قومیں ہی آپؐ کی فرزند ہیں اور تمام ایمان لانے والے آپؐ کے بیٹے ہیں۔ دائمی اس طرح کہ آپؐ نبیوں کے بھی باپ ہیں۔ مستقل نبی یا نئی شریعت لانے والا نبی آکر نئی اُمت بناتا ہے کیونکہ وہ آزاد ہوتا ہے مگر اب خاتم النبیین مبعوث ہو گئے ہیں، نبیوں کے باپ ظاہر ہو چکے ہیں اب جو بھی آئے گا آپؐ کے بیٹے کے طور پر آئیگا،

نہ نئی اُمت بنے گی اور نہ نئی شریعت آئے گی۔ ہمیشہ ہمیش کے لئے حقیقی ابو الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سکہ جاری رہے گا۔ آپ ہی کا کلمہ قائم رہے گا اور آنے والے سبھی آپ کے فیض سے فیضیاب ہوں گے۔ کوئی شخص مومن ہو یا نبی ہو آپ کی غلامی سے باہر نہ ہوگا۔ سب آپ کی ابوتِ روحانیہ کے اندر بطور فرزندِ دل کے ہوں گے اور آپ رہتی دنیا تک روحانیت کا دائمی سرچشمہ ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ اس ابوتِ روحانی کے ذریعہ آپ کا محمدؐ یعنی قابلِ تعریف وجود ہونا آفتاب نصف النہار کی طرح عیاں ہے۔ جسمانی بیٹے تو مر بھی جاتے ہیں، ناخلف بھی نکل آتے ہیں مگر روحانی فرزند تو ہمیشہ کی زندگی پاتے ہیں اور ہمیشہ اپنے باپ کے نام کو قائم رکھتے اور اس کی عزت و شان کو دوبالا کرنے والے ہوتے ہیں۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کے بھی باپ ٹھہرے اور نبیوں کے بھی باپ قرار پائے تو اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی مستقل نبی نہ آئے، کوئی نئی شریعت لانے والا نبی نہ آوے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی لازم ہوگا کہ ایسے نبی ضرور آئیں جو خاتم النبیین کے فیض سے اس مرتبہ کو پانے والے اور آپ کی شریعت کی اشاعت کے ذمہ دار ہوں تاکہ آپ کا نبیوں کا باپ ہونا کامل اور حقیقی معنوں میں ثابت ہو سکے۔ آپ بے اولاد باپ نہیں۔ آپ کی روحانی نسل مومن بھی ہیں اور انبیاء بھی ہیں۔

ہم سے پہلے بھی جن لوگوں نے اس آیت پر تدبر کیا ہے وہ اسی نتیجہ کے قریب پہنچے ہیں۔ حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے کیا خوب تحریر فرمایا ہے لکھتے ہیں:۔

> "حاصل مطلب آیت کریمہ اس صورت میں یہ ہوگا کہ ابوت معروفہ تو رسول اللہ صلعم کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں پر ابوت معنوی اُمتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے اور انبیاء کی نسبت بھی حاصل ہے۔ انبیاء کی نسبت تو فقط خاتم النبیین شاہد ہے کیونکہ اوصاف معروض و موصوف بالعرض، موصوف بالذات کے فرع ہوتے ہیں۔ موصوف بالذات اوصاف عرضیہ کی اصل ہوتا ہے اور وہ اس کی نسل۔ اور ظاہر ہے کہ والد کو والد اور اولاد کو اولاد اسی طرح سے کہتے ہیں کہ یہ اس سے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ فاعل ہوتا

ہے چنانچہ والد کا اسم فاعل
ہونا اس کا شاہد ہے۔ اور یہ
مفعول ہوتے ہیں چنانچہ اولاد کو
مولود کہنا اس کی دلیل ہے۔ سو
جب ذاتِ بابرکات محمد صلعم
موصوف بالذات بالنبوۃ
ہوئے اور انبیاء باقی موصوف
بالعرض تو یہ بات اب ثابت
ہوگئی کہ آپ والد معنوی
ہیں اور انبیاء باقی آپ
کے حق میں بمنزلہ اولاد
معنوی۔"

(رسالہ تحذیر الناس صفحہ ۱۰)

پس آیت کریمہ میں خاتم النبیین کا یہی مفہوم انسب ہے کہ آپ نبیوں کے لئے وجۂ تکمیل ہیں، ان کے لئے بمنزلہ والد ہیں۔ آپ کے توسط کے بغیر کوئی شخص درجۂ نبوت کو نہیں پا سکتا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے نہایت لطیف رنگ میں بطور ایجاز تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"پس یہ آیت کہ ما کان محمدٌ ابا
احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ
وخاتم النبیین۔ اسکے معنے یہ ہیں کہ لیس
محمدٌ ابا احد من رجال الدنیا ولکن
ھو ابٌ لرجال الآخرۃ لانہ خاتم
النبیین ولا سبیل الی فیوض اللہ من
غیر توسطہ" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳-۴)

گویا خاتمیتِ محمدیہ فیض رسانی کیلئے ابوت کا وہ اعلیٰ مقام ہے جس سے نبی بھی فیض پاتے ہیں۔

آیت میں لفظ النبیین کی حکمت

آیت پر تدبر کرنے سے ایک لطیف نکتہ یہ سامنے آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول قرار دیا اور پھر خاتم الرسل نہیں فرمایا بلکہ خاتم النبیین فرمایا۔ رسول اور نبی کے لفظ میں ایک باریک سا فرق ہوتا ہے۔ بلحاظ شخص وہ ایک وجود ہیں لیکن لغوی طور پر رسول وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کیلئے پیغام لیکر آتا ہے اور نبی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بکثرت غیبی خبریں پاتا ہے۔ پہلے علماء اور مفسرین نے صاحبِ شریعت نبیوں کو امتیازی طور پر رسول کے لفظ سے مختص فرمایا ہے اور غیر تشریعی نبیوں کیلئے مقابلۃً انبیاء کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس تقابل کو مدنظر رکھا جائے تو اللہ تعالیٰ نے خاتم کے بعد المرسلین یا الرسل کی بجائے جو النبیین کا لفظ رکھا ہے تو اس میں یہی حکمت معلوم ہوتی ہے تا بتایا جائے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے غیر تشریعی نبیوں کا سلسلہ آئندہ جاری رہے گا اور آپ ان سب کے لئے بمنزلہ اَب ہوں گے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آیت کریمہ خاتم النبیین اپنی انفرادی حیثیت میں اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ فیضانِ محمدی دائمی طور پر پوری وسعتوں کے ساتھ جاری وساری ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین ❖

ہمارا چاند ــــ قرآنِ پاک

مبارک کلام حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں غور کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاکِ رحماں ہے

بہارِ جاوداں پیدا ہے اسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

کلامِ پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرار لاعلمی
سخن میں اسکی ہمتائی کہاں مقدورِ انساں ہے

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

ارے لوگو کرو کچھ پاس شانِ کبریائی کا
زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھ بوئے ایماں ہے

خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفراں ہے
خدا سے کچھ ڈرو یارو یہ کیسا کذب و بہتاں ہے

اگر اقرار ہے تم کو خدا کی ذاتِ واحد کا
تو پھر کیوں اس قدر دل میں تمہارے شرک پنہاں ہے

یہ کیسے پڑ گئے دل پر تمہارے جہل کے پردے
خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھ خوفِ یزداں ہے

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

(براہین احمدیہ حصہ سوم مطبوعہ ۱۸۸۲ء)

شذرات

(۱) مسلمانوں کے مصائب کی واحد وجہ

ہفت روزہ زندگی لاہور لکھتا ہے :-

"مسلمانوں کے مصائب اور مسائل کی واحد وجہ ان کا باہمی نفاق ہے اور جب تک ان میں اتحاد کی ٹھوس اور مؤثر صورت پیدا نہیں ہوتی ان کا حل بھی ممکن نہیں۔ اتحاد کے بہت سے مواقع آئے مگر انہیں کھو دیا گیا۔ حتیٰ کہ اسرائیل کے ہاتھوں شکست بھی عرب ممالک کو متحد نہ کر سکی۔"

(زندگی ۲۲ر مارچ سنہ ۱۹۷۰ء)

الفرقان :- کیا ابھی یہ ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ سب مسلمان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اسی کے مقرر کئے ہوئے طریق پر اتحاد کر لیں۔ اے کاش کہ ہمارے بھائی "حبل اللہ" کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔

(۲) ایک اور ملک گیر تحریک کی دھمکی

مولوی صفدر علی صاحب رضوی ناظم اعلیٰ جمعیت وحدت اسلامیہ نے اعلان کیا ہے کہ :-

"پاکستان کی اسّی فیصد آبادی حضرت امام ابوحنیفہ کے مسلک کی پیروکار ہے اگر امام ابوحنیفہ کے مسلک کے منافی کوئی نظام لانے کی ناپاک جسارت کی گئی تو جمعیت وحدت اسلامیہ ملک گیر تحریک چلائے گی۔"

(روزنامہ [illegible] لاہور ۳۰ر جون سنہ ۱۹۷۰ء)

الفرقان :- اگرچہ "امام ابوحنیفہ کے مسلک" کی صراحت نہیں کی گئی تاہم "ملک گیر تحریک" کے پروگرام کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ سوال تو یہ ہے کہ اس "ملک گیر تحریک" سے "وحدت اسلامیہ" قائم ہو گی یا امت میں انتشار و تفریق کے مزید شعلے بلند ہوں [illegible]

(۳) مودودی جماعت کی خطرناک روش

ہفت روزہ خدام الدین لکھتا ہے :-

"ہم دیکھتے ہیں کہ جب بھی چاہا اس (جماعت اسلامی) نے کسی چیز کو اصولی اور پھر جب چاہا تو اسلام کے اصولوں [illegible] فتویٰ لگا کر اسی اصول

کو حکمتِ عملی کی بھینٹ چڑھا دیا گیا۔
آہ! اصولِ اسلام کی اس بے دردی
سے پائمالی! جنگِ آزادی میں جمہوریت
اور پارلیمانی نظام کو لات و منات
کہا گیا ہے مگر بعد میں یہی چیز اصل
الاصول بن گئی۔ عورت کی امارت
اور حکومت کو ہر حال میں اسلام سے
متصادم کہا گیا پھر یہی چیز وقت کا
اہم ترین جہاد قرار پایا۔"
(ہفت روزہ خدام الدین لاہور
۱۳ر اپریل ۱۹۷۰ء)

الفرقان :- کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ "جماعت اسلامی" اپنے اس طریق عمل پر نظرِ ثانی کرے اور صحیح اسلام کے اصولوں کو مضبوطی سے پکڑ لے؟

(۴) وراثتِ نبوی کے متعلق نزاع کا اصل حل

مدیر تنظیم اہلحدیث لکھتے ہیں :-

"شیعہ حضرات حدیث (نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث) سے صاف انکار کرتے ہیں اور قرآن کریم کی آیت وَوَرِثَ سُلَیْمَانُ دَاوُدَ (حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤدؑ کے وارث ہوئے) کو تو اس حدیث کے معارض پیش کر کے حدیث کو ٹھکرا دیتے ہیں حالانکہ آیتِ قرآنی اور فرمانِ نبوی میں مخالفت نہیں ہو سکتی۔ آیتِ قرآنی سے مراد وراثتِ علمی ہے اور حدیثِ نبوی میں مالی وراثت ہے۔" (تنظیم اہلحدیث ۲۶ر جون ۱۹۷۰ء)

الفرقان :- آیت وَوَرِثَ سلیمان دَاوُدَ میں "وراثتِ علمی" کی تخصیص پر کوئی دلیل یا قرینہ بیان نہیں کیا گیا۔ نیز اس پر بھی غور نہیں کیا گیا کہ نبی کی اولاد ہونا کوئی جرم تو نہیں کہ وہ محروم الارث قرار پائیں۔ حدیث نبوی کے الفاظ عام ہونے کے باوجود وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ سے مخصوص ہے۔ صحیح بخاری میں حدیث میں آگے صاف ہے یرید بها نفسه کہ حضورؐ کی مراد اپنی ہی ذات تھی۔ بات صرف اتنی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سخاوت کے باعث حضورؐ کی کوئی ذاتی جائداد نہ تھی جس میں وراثت جاری ہوا کرتی ہے۔ البتہ بعض قومی اموال آپؐ کی زیرِ نگرانی تھے مثلاً باغ فدک وغیرہ۔ وہ تو آپؐ کے خلفاء کے زیرِ نگرانی آنے والے تھے ان میں جسمانی اولاد کے وارث ہونے کا سوال نہیں۔ پس قرآن و حدیث میں تطابق بھی ثابت ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مالی ورثہ کا سوال بھی پیدا نہیں ہوتا۔

(۵) ہٹ دھرمی اور ضد کی انتہا

(الف) ہفت روزہ زندگی لاہور میں لکھا ہے:-

"سردار خیر بخش مری کہتے ہیں
"اگر پنجاب سے جبرئیل خدا کا
پیغام بھی لے کر آئے تو میں
نہیں مانوں گا۔"
(زندگی ۶ر جولائی ۱۹۷۰ء صا)

(ب) ہفت روزہ لولاک لائلپور لکھتا ہے:-

"مرزائی مسلمانوں کو مسلمان
کہتے ہیں۔ مرزا محمود احمد صاحب
نے یہ بات انکوائری کمیشن
کے سامنے تسلیم کی مگر ہم ان کو
پھر بھی دائرۂ اسلام سے خارج
قرار دیتے ہیں۔"
(لولاک ۲۰ر مارچ ۱۹۷۰ء صلا)

الفرقان:- ہم ہر دو اقتباس سوچنے والوں کے سامنے بلاتبصرہ پیش کرتے ہیں۔

(۶) خانہ جنگی کا خطرہ

سردار شوکت حیات صدر مسلم لیگ پنجاب کا بیان ہے کہ:-

"جماعت اسلامی تحریک پاکستان کی مخالف تھی اب اس نے نظریۂ پاکستان کے تحفظ کا سوانگ رچا رکھا ہے اور اس کی انتہا پسندی نے ملک میں خانہ جنگی کا خطرہ پیدا کر دیا ہے۔"
(زندگی ۶ر جولائی ۱۹۷۰ء)

الفرقان:- کیا ملک کو "خانہ جنگی" سے بچانے کے لئے جناب مودودی صاحب اپنی انتہا پسندی کو ترک نہیں کر سکتے؟

(۷) شیعی جواب پر المنبر کیا کہے گا؟

شیعی ماہنامہ معارف اسلام لاہور لکھتا ہے:-

"کیا المنبر یہ جملہ امور گھر کی چار دیواری ہی میں انجام دیتا ہے اور شب و روز جو احمدی جماعت کے پیچھے لٹھ لئے پھرتا ہے اور اپنی ہم مسلک مخصوص مسلم جماعت کا پروپیگنڈہ کئے جاتا ہے کیا یہ اسے عبادت نہیں سمجھتا۔ احمدی جماعت کے خلاف جو دور دراز مقامات پر لٹریچر ارسال کیا جاتا ہے کیا یہ ان کے نزدیک عبادت میں شامل نہیں؟ اگر عبادت ہے تو اسے لٹریچر شائع کر کے اپنے کمرے کی چار دیواری ہی میں دفن کر دینا چاہیئے تاکہ

وہیں پر عبادت ہوتی رہے اور
بے ادبی نہ ہو۔"

الفرقان:- شیعی رسالہ نے یہ المنبر کے اس مطالبہ کا جواب دیا ہے کہ عزاداری اپنی چار دیواری کے اندر کی جائے۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ اس کا جواب الجواب کیا آتا ہے؟

(۸) شیعہ صاحبان بھی منکرین ختم نبوت قرار دیئے گئے

المنبر لائل پور شیعوں کے متعلق لکھتا ہے:-

(الف) "نبوت کے ساتھ ساتھ حضرات شیعہ کے نزدیک ایک بالکل متوازی نظام امامت کا بھی جاری ہے۔"

(ب) "ہاں ختم نبوت کے اعتراض سے بچنے کے لئے اس نوع کے سلسلہ کو جو باعتبار واقعہ قطعی نبوت کے مترادف ہے نبوت کا سلسلہ نہ ٹھہرائے بلکہ اس پر امامت کی چھاپ لگائے۔ امامت و نبوت میں جو فرق حضرات شیعہ کے یہاں ہے وہ نام اور چھاپ کا تو ضرور ہے حقیقت و معنی کا ہرگز نہیں۔"

(المنبر ۳۰ اپریل ۱۹۷۰ء صفحہ ۱۳)

الفرقان:- شیعوں سے بظاہر چاپلوسی محض سیاسی چال ہے کیونکہ ان کی تعداد زیادہ ہے ورنہ یہ لوگ انہیں بھی منکرین ختم نبوت قرار دیتے ہیں۔

(۹) "اسلامی جماعت" نظام مصطفیٰ کو نافذ نہیں کر سکتی

صاحبزادہ فیض الحسن صاحب نے سنی کانفرنس میں

"جماعت اسلامی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ مقام مصطفیٰ کو نہیں سمجھتے وہ نظام مصطفیٰ کو کیسے نافذ کر سکیں گے؟"

(روزنامہ مشرق لاہور ۲۶ر جون ۱۹۷۰ء)

الفرقان:- واقعی یہ درست ہے کہ جو لوگ بھی مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہچانتے وہ اسلامی نظام کو نافذ نہیں کر سکتے۔

(۱۰) دورنگی پالیسی کے باوجود کامیابی کی توقع؟

چوہدری غلام جیلانی امیر جماعت اسلامی لاہور کہتے ہیں کہ:-

"ہم محض اسلئے نا کام رہے ہیں کہ ہم نے اپنی زندگی میں دورنگی پالیسی کو اپنا رکھا ہے۔ بغیر کسی استثناء کے آج ہر سیاسی لیڈر کی زبان پر اسلام کا نام ہے لیکن ان میں سے کتنے ایسے ہیں جن کی عملی زندگی ان کی فریب دہی کا پول کھول دینے کے لئے کافی

نہیں ہے۔" (نوائے وقت لاہور ۱۰ر جولائی ۱۹۷۰ء صفحہ ۲)

الفرقان:- کیا اس حالت میں آپ توقع رکھ سکتے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہوگی۔ بھلا جب یہ حال ہے تو آپ کس منہ سے اسلامی نظام نافذ کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ہاں یہ بھی دریافت طلب ہے کہ "بغیر کسی استثناء کے" کی وسعتوں سے آپ کہیں مودودی صاحب کو باہر تو نہیں سمجھتے؟

(۱۱) تحریف اور جھوٹ کی ایک بُری مثال

مودودی صاحب نے لکھا ہے کہ:-

"افسوس کہ لیگ کے قائد اعظم سے لیکر چھوٹے مقتدیوں تک ایک بھی ایسا نہیں جو اسلامی ذہنیت اور اسلامی طرزِ فکر رکھتا ہو اور معاملات کو اسلامی نظر سے دیکھتا ہو۔ یہ لوگ مسلمان کے معنی و مفہوم اور اس کی مخصوص حیثیت کو بالکل نہیں جانتے۔" (مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش جلد ۳ صفحہ ۳۷ مطبوعہ پٹھانکوٹ)

الفرقان:- یہی کتاب ۱۹۵۵ء میں لاہور میں چھپی ہے اور مودودی صاحب اس ساتویں ایڈیشن کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ:-

"اس کو بغیر کسی ردّ و بدل جوں کا توں شائع کیا جا رہا ہے۔" (ص۵)

مگر اس ایڈیشن میں مندرجہ بالا عبارت موجود نہیں ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ "بغیر کسی ردّ و بدل جوں کا توں شائع" کرنے کا جھوٹ کس لئے اختیار کیا گیا؟ کیا کوئی مودودی عالم اس کی توجیہہ پیش کر سکتا ہے؟

(۱۲) اسلام "فسادات" اور "ہنگاموں" کا حامی نہیں

گزشتہ دنوں صدرِ مملکت نے اخبار نویسوں سے ملاقات فرمائی تھی اس کی روداد ہفت روزہ زندگی نے شائع کی تھی۔ اس کا ایک حصہ ملاحظہ فرمائیں:-

"سنگ باد (مشرقی پاکستان کے اخبار۔ ناقل) کے ظہور چودھری نے اسلام کا نام سیاست میں استعمال نہ کرنے کی درخواست کی اور کہا کہ اس سے فرقہ واریت پھیلتی ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے لاہور میں قادیانیوں اور غیر قادیانیوں کے درمیان ہونے وا[illegible]ات اور شیعہ سُنّی ہنگاموں [illegible]ر کیا۔ اس پر خلیق قریشی نے بڑے جذباتی انداز میں اسلام سے وابستگی پر زور دیا انہوں نے صدر سے کہا کہ ہم اس طرح کی باتیں پاکستان میں نہیں سُن سکتے ہم نے تو یہ ملک بنایا تھا اسلام کے لئے تھا اور یہ اسلام کے ذریعہ ہی قائم رہ سکتا ہے۔" (زندگی لاہور [illegible])

الفرقان :- گویا اسلام کے معنے "فرقہ واریت" اور "فسادات" اور "شیعہ سنی ہنگاموں" کے ہیں کسی اخبار نویس کا اسلام کے ذکر کا یہ مفہوم بیان کرنا اور اس پر اصرار کرنا اس کی اسلام دشمنی کا کھلا کھلا مظاہرہ ہے حالانکہ اسلام صلح و آشتی اور رواداری کا مذہب ہے۔

(۱۳) احمدی مساجد کے متعلق اہلحدیثوں کے عزائم

مدیر اہلحدیث لاہور احمدیوں کی مسجدوں کے مستقبل کے متعلق لکھتے ہیں :-

"جب بھی اس دیس میں صحیح اسلامی حکومت قائم ہوئی انہیں مسمار کر دیا جائے گا اور ان میں آنے والوں کو اسلام میں واپس لوٹنا پڑے گا یا اسلامی دیس میں ایک الگ اقلیت بن کر رہنا پڑیگا جن کے معابد کو اور تو سب کچھ کہا جا سکتا ہے مساجد نہیں کہ یہ نام صرف مسلمانوں کی عبادت گاہوں سے مختص ہے۔"

(اہلحدیث لاہور ۳ جولائی سنہ ۷۰ء)

الفرقان :- ہم ان الفاظ کو تاریخ میں محفوظ کرنے کے لئے شائع کر رہے ہیں۔ مدیر اہلحدیث کی مراد "صحیح اسلامی حکومت" سے اہلحدیثوں کی حکومت ہے۔ مقام افسوس ہے کہ اہلحدیثوں کو چند سال پہلے کا وہ دور کتنی جلدی بھول گیا ہے جب ان سے دوسرے بڑے فرقے یہی سلوک کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو سمجھ عطا فرمائے اور انہیں اسلامی رواداری پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

(۱۴) موجودہ معاشرہ اسلامی نہیں

جسٹس بدیع الزمان کیکاؤس کا نظریہ ہے کہ :-

"اسلامی قوانین سے پہلے اسلامی معاشرے کا قیام ضروری ہے۔"

اسی بناء پر انہوں نے فرمایا ہے کہ :-

"آجکل بعض لوگ سُود کو بند کرانا چاہتے ہیں میرا خیال ہے کہ ہمارا موجودہ معاشرہ سُود کے بغیر نہیں چل سکتا۔ ہمارا موجودہ معاشرہ اسلامی معاشرہ نہیں۔ سُود کے بغیر تو صرف اسلامی معاشرہ چل سکتا ہے۔"

(سیارہ ڈائجسٹ لاہور ۱۴ اپریل سنہ ۷۰ء)

الفرقان :- علماء اور نیم سیاسی علماء اس بات کے لئے کیوں جدوجہد نہیں کرتے کہ پہلے معاشرہ کو اسلامی معاشرہ بنائیں۔ ذہنی، اخلاقی، اعتقادی اور عملی طور پر ہر فرد اسلام کا پابند ہو جائے تو اسلامی معاشرہ قائم ہو سکتا ہے مگر یہ صبر آزما کام کون کرے؟ علماء تو آجکل اقتدار کے پیچھے بھاگ رہے ہیں انہیں عوام کی بلکہ خود اپنی تربیت کی طرف بھی توجہ نہیں ہے۔

"کلیسیا کی طاقت کا نسخہ" کے متعلق ایک قیمتی مکتوب

(از محترم جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے)

[اسی شمارہ میں دوسری جگہ محترم سید محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ کا مقالہ شائع ہو رہا ہے اس میں انہوں نے محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے کے جس مکتوب کا ذکر کیا ہے وہ بھی افادۂ عام کے لئے شائع کیا جا رہا ہے ——— (ایڈیٹر)]

کلیسیا کی طاقت کا نسخہ۔ اس الہام کی طرف حضرت مصلح موعودؓ نے خاص طور پر توجہ دلائی۔ واقعی غور کرنے والی بات ہے کہ ہمارے زمانے میں کلیسیا کی طاقت کس کس وجہ سے ہے۔ سو ایک تو اس وجہ سے کہ کلیسیا نے اپنی قیادت کو مستقل طور پر غیر سیاسی بنیادوں پر استوار کر لیا ہے اور پوپ کے انتخاب کا طریقہ عیسائی دنیا نے قبول کر لیا ہے اور اسی طریقہ سے پوپ کا انتخاب ہوتا رہتا ہے۔ گویا خلافت کو نئی انسٹی ٹیوشن یعنی قانونی اور دستوری ادارے کا استقلال اور دوام حاصل ہو گیا ہے اور اس سے عیسائی قوم بحیثیت ایک مذہبی قوم کے محفوظ ہو گئی ہے۔

اس کے علاوہ کلیسیا کی طاقت کے کچھ اور وجوہ بھی ہیں جن کو کلمۂ حکمت سمجھ کر مسلمان اپنے قومی اتحاد وغیرہ میں استعمال کر سکتے ہیں۔

کلیسیا سے مراد صرف رومن چرچ ہی نہیں بلکہ کل عیسائی قوم ہے اور عیسائی قوم نے بعض طریق اختیار کر رکھے ہیں جن میں مسلمانوں کیلئے بیش بہا سبق ہیں۔

ایک تو یہی کہ عیسائی تنظیمیں فرقہ فرقہ میں منقسم نہیں بلکہ ان میں ایسی تنظیمیں بھی ہیں جن میں مختلف فرقوں کو جمع کیا جاتا ہے۔ آج مسلمان قوم کے قومی انحطاط کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان میں مختلف فرقوں کو جمع کرنیوالی اور انہیں ایک پلیٹ فارم پر لا کھڑا کرنیوالی تنظیم کوئی نہیں۔ حالانکہ کئی ایسے مسائل ہیں جو سب مسلمان گروہوں کیلئے مشترک ہیں اور ان کے لئے برابر کی دلچسپی رکھتے ہیں۔ لیکن کوئی تنظیم نہیں جو ایسے مسائل پر غور کرنے کا وسیلہ بن سکے۔ جب سنہ ۲۰-۲۱ء میں سلطنت ترکی کو یورپین قوموں نے ختم کیا اور ترکوں نے خلافت سے دستبرداری کا اعلان کیا تو حضرت مصلح موعودؓ نے ایک تنظیم کی تجویز پیش کی تھی اس کا نام لجنہ اسلام رکھا تھا اور اسکے سپرد مسلمانوں کے متعلق کلچرل معلومات کا اکٹھا کرنا اور انکے کلچرل ڈیفنس کا کام کرنا چاہا تھا۔ جب سنہ ۲۳ء سنہ ۲۴ء میں شدھی کی تحریک نے زور پکڑا تو اس وقت بھی حضرت مصلح موعودؓ نے (ڈاکٹر سیف الدین کچلو

نیشنلسٹ مسلمان لیڈر کے رسالہ تنظیم میں) متعدد
مضامین کی شکل میں ایک تنظیم کی تجویز پیش کی جس میں
مسلمانوں کے تمام فرقے شامل ہوں اور جسکے ماتحت
لائبریری اور دوسری سہولتیں ایسے اعلیٰ پیمانے پر
مہیا ہوں کہ سب مسلمان فرقے اس میں برابر کے
شریک ہو کر ہندوستان میں علی الخصوص اور باقی دنیا
میں بالعموم ارتداد وغیرہ کا مقابلہ کر سکیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے بیرونی ممالک میں تبلیغِ
اسلام کیلئے کئی دفعہ تجویز کی کہ مسلمانوں کی فرقہ وارانہ
تنظیمیں آپس میں مختلف علاقے تقسیم کر لیں اور اپنے
اپنے علاقے میں کام کریں جس میں رقابت اور تعاون
اور مجموعی طور پر مسلمانوں میں علمی اور کلچرل خود اعتمادی
کا جذبہ پیدا ہو وغیرہ وغیرہ۔

اس سے کلیسیا کی طاقت کا ایک اور سِر ہمارے
سامنے آتا ہے اور وہ یہ کہ اسکے کئی مشن ہیں مشنوں کے
پیچھے نظریاتی اور فرقہ وارانہ اختلاف بھی ہے لیکن دوسرے
ملکوں اور دوسری قوموں میں جا کر عیسائیوں کے مختلف
مشن اور انکی مختلف تنظیمیں کبھی اپنے اختلافات پر اتنا
زور نہیں دیتیں کہ غیر عیسائیوں میں ان کی بے رعبی
ہو اور اُن پر کوئی بُرا اثر ہو۔

کلیسیا کی طاقت اس سے بھی ہے کہ انہوں نے
غیر ممالک میں جا کر مدرسے اور شفاخانے کھولے اور
خدمتِ خلق کا اچھا نمونہ پیش کیا۔ یہ بات بھی آج
کے مسلمانوں کے سیکھنے کی ہے۔

اس وجہ سے بھی کلیسیا کی طاقت ہے کہ ان کے
فلاسفہ نے دین کی تائید میں (موجودہ دنیا کے بے دین
فلسفیوں کے مقابلہ میں) بہت محنت اور جانفشانی
سے کتابیں لکھیں جن سے ان کا دین سے تعلق عام لوگوں
(خصوصاً تعلیم یافتہ لوگوں میں) ثابت ہو گیا اور کلیسیا
کی تمام کمزوریوں کے باوجود کلیسیا کو علمی طبقوں میں
ایک عزت کا مقام حاصل ہو گیا۔ عام مسلمانوں میں ہستی
باری تعالیٰ، سلسلہ انبیاء، الہام، دعا وغیرہ
پر علمی دلائل جمع کرنے اور بیان کرنے کا کوئی
شوق نہیں رہا۔ جس کا نتیجہ ہے کہ عام مسلمان قوم
کا عام image —— جو اسلامی تبلیغ میں سخت
روک بن رہا ہے —— یہ ہے کہ آج کا مسلمان
سیاست میں بُری طرح اُلجھا ہوا ہے، اسے
اپنی علمی اور روحانی ذمہ داریوں کی کوئی فکر نہیں۔

ہمارے صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے
بیان کیا —— یہی تذکرہ ان سے بھی ہوتا رہا ——
کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام میں لفظ
نسخہ بھی قابلِ غور ہے۔ نسخہ کئی ingredients
سے بنتا ہے اسلئے الہام میں اشارہ ہے کہ کلیسیا
کی طاقت کے مختلف موجبات کو کرید کرید کر اور
الگ الگ کر کے بیان کرو اور سمجھو۔ اسی لئے
یہ چند گزارشات سپردِ قلم کیں۔ شاید کام آویں۔

مختصر یہ کہ کلیسیا کی طاقت کے نسخہ
میں نہ صرف جماعت احمدیہ کیلئے بلکہ پوری مسلمان قوم
کیلئے پیغام ہے۔ پیغام کے دوسرے حصے کے لئے
مسلمان کو بیدار کرنا ہمارا کام ہے ✦

"کلیسیا کی طاقت کا نسخہ"

{ ذیل کا قیمتی مقالہ جناب سید محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ نے مجلس ارشاد کے اجلاس منعقدہ ۱۳ ارجون ۶۰ء میں پڑھا تھا ——— (ایڈیٹر) }

سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کَمْ اٰتَیْنٰھُمْ مِّنْ اٰیَۃٍ بَیِّنَۃٍ وَمَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَۃَ اللّٰہِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْہُ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ○

اللہ تعالیٰ کا کلام جو انبیاء اور ماموروں پر نازل ہوتا ہے اور اس کا وہ فعل جو صحیفۂ کائنات میں ظاہر ہے اور ظاہر ہوتا رہتا ہے دو متوازی خطوط کی طرح آپس میں مشابہت رکھتے ہیں۔ خدا کا کلام اور اس کا فعل دونو اس کی صفات کا ظہور اور اس کے اسمائے حسنیٰ کی تجلیات ہیں اور ایک کو سمجھنے کے لئے دوسرے سے راہ نمائی حاصل کی جا سکتی ہے اور ایک کی معرفت سے دوسرے کے عرفان میں سہولت ہو سکتی ہے۔

کائنات کے جو مظاہر ہمارے سامنے ہیں ان کے دو پہلو بڑی وضاحت سے سامنے آتے ہیں۔ مظاہرِ کائنات کا ایک پہلو یہ ہے کہ ان کی بعض صفات اور بعض فوائد انسانوں کے لئے بڑے واضح اور صاف اور نمایاں اور روشن ہیں۔ ہوا، پانی، آگ، زمین، بادل، سورج، چاند، درخت وغیرہ مظاہر کی کچھ خصوصیات اور منافع اتنے نمایاں طور پر نظر آتے ہیں کہ معمولی فہم کا آدمی بھی ان کو سمجھ سکتا ہے اور ان سے حظ اٹھا سکتا ہے۔

اس کے بالمقابل کائنات کے اسرار اور غوامض اور لطیف اور باریک حقائق اتنے بے شمار ہیں کہ کروڑوں کروڑ سائنس دان کروڑوں سال تک اگر ایک قطرہ کے اسرار دریافت کرتے رہیں تو ان کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ حسب ضرورت اور حسب موقعہ انسان ان اسرار کا علم حاصل کرتا رہتا ہے۔

یہی حال کلام الٰہی کا ہے۔ کلام الٰہی کا ایک حصہ جو بنیادی ارکانِ ایمان اور ارکانِ عمل پر مشتمل ہوتا ہے خوب واضح اور روشن ہوتا ہے جس کو معمولی فہم کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے اور اس کو ماننے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق پا سکتا ہے۔ کلام الٰہی کا دوسرا حصہ نہایت باریک اور دقیق اسرار اور غوامض سے پُر ہوتا ہے جو ضرورت کے مطابق مجاہدہ اور تزکیہ [illegible] میں وقتاً فوقتاً

ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں بھی کلام الٰہی کے دونوں پہلو پائے جاتے ہیں۔ آپ کے مشن کے بنیادی ارکان و امور آپ کے الہامات میں صاف اور واضح طور پر بیان ہیں۔ ہستی باری تعالیٰ، توحید باری تعالیٰ، صفاتِ باری تعالیٰ، صداقتِ اسلام، حقیقت حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کا بے مثال مقام، صداقتِ قرآن مجید، عظمت و رفعت کلام مجید، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام، جماعت کے فرائض، ذمہ واریاں اور مستقبل وغیرہ جملہ باتوں کے متعلق آپ کے الہامات محکمات کے طور پر واضح اور بیّن ہیں۔ دوسری طرف آپ کے الہامات کے مجموعہ میں ایسے الہامات بھی موجود ہیں جو درِ مکنون کی حیثیت رکھتے ہیں جن میں آئندہ کے متعلق خبریں یا عملی راہ نمائی اشارہ کی صورت میں ہے اور وقتاً فوقتاً یہ الہامات تدبر کرنیوالوں کو مختلف صورتِ حال میں عملی راہ نمائی کرتے رہتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

حضور علیہ السلام کا یہ الہام "کلیسیا کی طاقت کا نسخہ" بھی ایک درِ مکنون کی حیثیت رکھتا ہے جس کی چمک حسب ضرورت مختلف اوقات میں جھلک دکھاتی رہے گی اور جماعت کے لئے راہ نمائی کرتی رہے گی اور اب بھی اس الہام پر تدبر کرنے والوں کو اس میں مختلف پہلوؤں سے کئی سبق نظر آتے ہیں۔ چنانچہ میں ممنون ہوں مکرم محترم قاضی محمد اسلم صاحب کا جنہوں نے ایک خط میں اس الہام کے متعدد پہلوؤں کا تذکرہ کیا ہے۔ خاکسار اس موقعہ پر اس الہام کے اس پہلو پر تذکرہ کرنے پر اکتفا کرے گا جس کی طرف سیدی حضرت مصلح موعودؓ نے ارشاد فرمایا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس الہام میں عملی راہ نمائی کے جس جُز کا ذکر کیا ہے وہ کُلّی اور اصولی طور پر قرآن شریف میں بیان کی گئی ہے۔ قرآن شریف میں اُمّتِ مُسلمہ کو بار بار اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تم سے پہلے بہت سی اقوام خدائی الہام اور رُوحانی برکات کی وارث ہو چکی ہیں۔ اُمّتِ مُسلمہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان اقوام کی روحانی سرفرازی اور پستی کے ایّام اللہ سے سبق سیکھے۔ ان پر جو واردات گزری اُس کو اپنے سامنے رکھے، بالخصوص اسرائیلی سلسلہ جو ایک محدود رنگ میں محمدی سلسلہ کا مثیل گزرا ہے اس کے نیک و بد تجربات کا مشاہدہ کر کے اُن سے فائدہ اُٹھانے کی طرف اُمّتِ مُسلمہ کو سورۃ فاتحہ اور قرآن مجید کے دوسرے مواقع میں توجہ دلائی گئی ہے۔

جو آیت خاکسار نے پڑھی ہے اس میں ہدایت کی گئی ہے سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کَمْ اٰتَیْنٰھُمْ مِّنْ اٰیَةٍۢ بَیِّنَةٍ کہ بنی اسرائیل سے پوچھ کر دیکھو کیا کیا روشن آیات

اُن کو دی گئی تھیں، خدا کا کلام اُن پر اُتارا گیا، انبیاء و خلفاء اُن میں ظاہر ہوئے، برکاتِ رُوحانی اور تائیداتِ آسمانی سے وہ نوازے گئے۔ اور یہ یاد رکھو کہ مَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ کہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری اور ناشکر گزاری کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وہ نعمتیں چھن جاتی ہیں اور سختی اور تلخی اُن کی جگہ لے لیتی ہے۔

بنی اسرائیل کے حالات سے سبق لینے کی اس نصیحت کی روشنی میں حضرت مصلح موعودؓ نے الہام "کلیسیا کی طاقت کا نسخہ" سے جماعت کو یہ سبق حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جماعت کلیسیا کی دو ہزار سالہ تاریخ پر غور کرکے دیکھے کہ کلیسیا نہایت ناموافق اور مخالف حالات کے باوجود کس طرح اپنی ہستی کو قائم رکھے ہوئے ہے اور اس کی طاقت کا راز کس چیز میں مضمر ہے۔

کلیسیا کا لفظ دو کلیسیاؤں پر بولا جا سکتا ہے۔ ایک اسلام سے پہلے کا وہ کلیسیا جس کو خدا کی زندہ تائیدات اور برکات اور تجلیات کی امداد حاصل تھی۔ اس وقت مسیحی کلیسیا پر ابتلاؤں کے بڑے بڑے طوفان آئے اور اندرونی اور بیرونی فتنوں کے زلازل میں سے اس کو گزرنا پڑا۔ اس دَور میں وہ مضبوط پتھر اس کی حفاظت کا ذریعہ بنا جس کی پیشگوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان الفاظ میں کی تھی۔ متی کی انجیل میں لکھا ہے کہ آپؑ نے حواریوں سے اپنے مقام کی کیفیت کے بارہ میں دریافت کیا اور جب آپؑ کے حواری شمعون نے آپؑ کے مقامِ مسیحیت کا ذکر کیا تو آپؑ نے کہا:-

"مبارک ہے تو شمعون بریوناہ کیونکہ یہ بات گوشت اور خون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر ظاہر کی ہے۔ اور مَیں بھی تجھ سے کہتا ہوں کہ تُو پطرس ہے (یعنی چٹان ہے) اور مَیں اس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤں گا اور عالمِ ارواح کے دروازے اس پر غالب نہ آئیں گے۔"

(متی ۱۶/۱۸-۱۹)

حضرت مسیحؑ کی اس پیشگوئی میں یہ اشارہ ہے کہ ان کے بعد شمعون پطرس کے ذریعہ مسیحی خلافتِ راشدہ کی عمارت کی بنیاد قائم ہوگی اور پطرس کو اس عمارت کی پہلی اینٹ بننے کا شرف حاصل ہوگا اور اس بنیاد پر جو عمارت تعمیر ہوگی وہ دشمن کے حملوں کے سامنے مغلوب نہ ہو سکے گی۔

اس سلسلۂ خلافت کی ابتداء کی طرف یوحنا کی انجیل کے آخر میں اس طرح اشارہ کیا گیا ہے کہ واقعۂ صلیب کے بعد حضرت مسیحؑ نے

حواریوں سے اپنی جدائی سے قبل پطرس کو مخاطب کر کے پوچھا:-

"اے شمعون یوحنا کے بیٹے کیا
تو ان سے زیادہ مجھ سے محبت
رکھتا ہے؟ اس نے کہا ہاں
خداوند تو تو جانتا ہی ہے کہ میں
تجھے عزیز رکھتا ہوں۔ اس نے
اس سے کہا تو میرے برے چرا۔
اس نے دوبارہ اس سے پھر کہا
اے شمعون یوحنا کے بیٹے کیا تو
مجھ سے محبت رکھتا ہے؟ اس
نے کہا ہاں خداوند تو تو جانتا ہی
ہے کہ میں تجھ کو عزیز رکھتا ہوں۔
اس نے اس سے کہا تو میری بھیڑوں
کی گلہ بانی کر۔ اس نے تیسری بار
اس سے کہا کیا تو مجھے عزیز رکھتا
ہے؟ اس سبب سے پطرس نے
دلگیر ہو کر اس سے کہا تو تو سب کچھ
جانتا ہے تجھے معلوم ہی ہے کہ میں
تجھے عزیز رکھتا ہوں۔ یسوع
نے اس سے کہا تو میری بھیڑیں چرا۔"

(یوحنا $\frac{21}{16}$)

متی کے حوالہ میں پطرس کے ذریعہ قائم ہونے والی خلافت کے مخالفوں کے خلاف مستحکم طور پر قائم ہونے کا ذکر ہے اور یوحنا کے حوالہ میں جماعتِ مومنین کے لئے خلافت کی ضرورت اور اہمیت کا بیان راعی کی تمثیل کے ذریعہ کیا گیا ہے۔

مسیحی کلیسیا کی تاریخ بتاتی ہے کہ ابتدائی مسیحیت میں جن لوگوں نے پطرس کا ساتھ دیا وہ اور ان کے متبعین حقیقی مسیحیت پر قائم رہے اور توحید کے دامن سے لپٹے رہے اور وہ حضرت مسیح کو حقیقی انسان خیال کرتے اور موسوی شریعت کو واجب العمل سمجھتے تھے اور اسلام کے ظہور کے وقت اس میں مدغم ہو گئے۔ مگر جنہوں نے پطرس کے خود ساختہ حریف پولوس کا ساتھ دیا اور خلافت راشدہ کا دامن چھوڑا وہ حقیقی مسیحیت کو چھوڑ بیٹھے۔ تثلیث اور کفارہ کا عقیدہ انہوں نے تراش لیا اور خدا کے ایک عاجز بندے کو پوجنے لگے۔

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام میں ایک اشارہ یہ ہے کہ تنظیم و مضبوطی کے حصول کے علاوہ حقیقی اور اصلی تعلیم پر قائم رہنے کے لئے بھی خلافتِ راشدہ کے دامن سے مضبوطی سے چمٹے رہنا ضروری ہے اور کلیسیا کی تاریخ کا مطالعہ یہ سبق دیتا ہے کہ جس طرح حضرت مسیح ناصری کی وصیت کے مطابق خلافت سے وابستہ رہنے والے مسیحی حضرت مسیح ناصری کی حقیقی تعلیم پر قائم رہے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "الوصیت" کے مطابق قائم ہونے والی خلافت راشدہ کے وابستگان احمدیت کی حقیقی تعلیم پر گامزن رہیں گے۔

کلیسیا کے لفظ سے دوسری مراد وہ مسیحی ادارہ ہے جو اس بگڑی ہوئی مسیحیت کی نمائندگی کرتا ہے جو اسلام کے ظہور سے پہلے وجود میں آئی اور اسلام کے ظہور نے اسکے بگاڑ پر مُہر ثبت کر دی۔ اس کلیسیا کی طاقت کے راز کا مطالعہ کرنے کی طرف بھی الہام زیر نظر میں توجہ دلائی گئی ہے اور یہ سبق دیا گیا ہے کہ دیکھو مسیحیت باوجود جادۂ حق سے منحرف ہونے کے دوسرے تمام مذاہب کے مقابلہ میں عالمی سطح پر جو طاقت و قوت رکھتی ہے اس کا راز اس بات میں ہے کہ حقیقی خلافتِ راشدہ سے محرومی کے باوجود انہوں نے ایک ظاہری شکل برقرار رکھی ہوئی ہے اور اسکو قانونی شکل دیکر تسلسل دے دیا ہے۔ نتیجۃً وہ باطنی حقیقت سے خالی ہونے کے باوجود ظاہری شکل کی قوت سے متمتع ہو رہی ہے اور حقیقی روح کی موجودگی کے بغیر بھی جسمانی طاقت سے فائدہ اُٹھا رہی ہے۔ چنانچہ گزشتہ سالوں کے اعداد و شمار بھی اِس بات کی تائید کرتے ہیں۔ اگرچہ سترھویں صدی سے رومن کیتھولک کلیسیا کے خلاف زبردست تحریکیں اُٹھیں اور لوتھر اور کالون وغیرہ کی پراٹسٹنٹ تحریکوں نے رومن کلیسیا کو سخت نقصان پہنچایا اور موجودہ مغرب کی آزادی کی رَو بھی رومن کلیسیا کی پابندیوں کے خلاف تھی اور اب ہمارے زمانہ میں تو خدا کے فضل سے مسیحیت کے خلاف ایک عالمگیر سماں ہو ا چل رہی ہے مگر اب بھی پراٹسٹنٹ عیسائیوں کے مقابلہ میں رومن کیتھولک کلیسیا اپنے ظاہری نظام کی وجہ سے نسبتاً زیادہ مضبوط ہے۔

اور گزشتہ سالوں کے مسیحی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ یونیٹیرین یعنی توحید کے مدعی فرقہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد دوسرے فرقوں کے مقابلہ میں دس گُنا ہے۔ یہ تو خدا کی اس خاص تقدیر کے نتیجہ میں ہے جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اظہار ہوا۔ مگر رومن کیتھولک کلیسیا میں شامل ہونیوالوں کی تعداد باقی دوسرے فرقوں کے مقابلہ میں چار گنا ہے۔ گویا رومن کیتھولک کلیسیا نے متعدد نوعیت کی پراٹسٹنٹ تحریکوں کے زبردست حملوں کے بعد دوبارہ اپنی پوزیشن کو سنبھالا اور دوسرے عیسائیوں کے مقابلہ میں مضبوط کیا ہے جس کا بڑا باعث ان کا کلیسیائی نظام ہے۔

بہرحال کلیسیا کے لفظ سے مراد وہ سچا اور برحق کلیسیا لیا جائے جو اسلام کے ظہور سے پہلے خلافتِ راشدہ پر قائم تھا اور اسلام کے ظہور پر اس کے متبعین اسلام شامل ہو گئے یا وہ بگڑا ہوا کلیسیا مراد لیا جائے جس نے خلافت کی ایک ظاہری شکل قائم رکھی ہوئی ہے۔ اس الہام میں جماعت کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ کے قرآنی ارشاد کے مطابق خدا کی اس عظیم نعمت کی قدر پہچانو جو خلافت کی شکل میں تم کو دی گئی ہے اور اپنی قوت و طاقت کا راز خلافت سے وابستگی میں سمجھو +

مدیر اہلحدیث کے اداریہ کے جواب میں

(ابو العطاء کے قلم سے)

اہلحدیث لاہور کے ایڈیٹر حافظ احسان الٰہی صاحب ظہیر نے اپنے اخبار کی اشاعت ۳ جولائی ۱۹۷۰ء میں "امتِ مرزائیہ اور اہل حدیث" کے غیر مناسب عنوان سے ایک اداریہ لکھا ہے۔ ظہیر صاحب کی جس شوخی اور تند مزاجی کا ان کے بزرگوں کو بھی گلہ ہے وہ اس اداریہ کے لفظ لفظ سے عیاں ہے۔ ہمیں اس سلسلہ میں نہ ان سے گلہ کرنا مطلوب ہے اور نہ اس انداز میں ان کا جواب دینا مدنظر ہے۔

حَیَاۃُ اَبِی الْعَطَاءِ کے زیر عنوان جو "منتشر یادیں" ماہنامہ الفرقان میں شائع ہو رہی ہیں اُن میں جناب مولوی ثناء اللہ صاحب اور جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے جن گفتگوؤں کا ذکر ہے وہ غالباً فاضل مدیر کی پیدائش سے پہلے کے واقعات ہیں۔ ان کو موڑ توڑ کر اپنی طرف سے " " کے اندر ذکر کرنا ان کے لئے مناسب نہیں۔ وہ امور تو حقائق ہیں ان کی تردید گالیاں دینے سے نہیں ہو سکتی۔

مدیر اہلحدیث نے اپنے متکبرانہ انداز میں اپنی دو گفتگوؤں اور بعض مضمونوں کا ذکر کیا ہے جو انتہائی مبالغہ اور غلط بیانیوں پر مشتمل ہے۔ انہوں نے اپنی تعریف کے پُل اپنے قلم سے باندھ دیئے ہیں۔ مجھے ظہیر صاحب سے اس انداز اور اتنی غلط بیانی کی ہرگز توقع نہ تھی۔

یہ درست ہے کہ مجھ سے سیالکوٹ کے بعض عزیز نوجوانوں نے آپ کا ذکر کیا تھا میرے دل میں خواہش تھی کہ آپ سے ملاقات کر کے آپ کو تبلیغ کی جائے۔ چنانچہ وہ نوجوان آپ کو ۱۹۶۶ء میں ربوہ لائے اور میں نے اسلامی اخلاق کے مطابق آپ سے محبت بھرے انداز میں عربی اور اُردو میں گفتگو کی۔ آپ کے سوالات کے بھی فراخ دلی سے جواب دیئے۔ بہرحال اُس وقت آپ نے اچھے اثر کا اظہار فرمایا تھا۔ آپ بقول خود واقعی اُس وقت "ایک نوخیز طالب علم" تھے۔ مجھے افسوس ہے کہ اب آپ سیاسیات کی دلدل میں پھنس کر پچھلے واقعات

کو بھی مسخ کر کے پیش کر رہے ہیں اور میری طرف اور حضرت مولانا شمس صاحب مرحوم کی طرف سراسر غلط باتیں منسوب کر رہے ہیں۔ ہمارا عقیدہ یہی ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی تمام پیشگوئیاں الہامی الفاظ کے عین مطابق پوری ہوئی ہیں اور جو آئندہ زمانوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ بھی اپنے وقت پر الہام کے عین مطابق پوری ہوں گی۔ مکرم ظہیر صاحب! کیا کسی نبی کے منکر بھی یہ کہتے ہیں کہ اس کی پیشگوئیاں پوری ہو گئی ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق آپ یہ تسلیم فرمالیں تو آپ احمدی نہ ہو جائیں؟

۱۹۶۴ء کی گفتگو کے اچھے اثر کا ہی نتیجہ تھا کہ کچھ عرصہ مدینہ شریف میں آپ کے نام ماہنامہ الفرقان بھی جاری رہا۔

آپ کی دوسری ملاقات میرے دفتر وقفِ عارضی ربوہ میں دفتری اوقات میں نہایت مختصر ہوئی ہے۔ آپ کو بھی غالباً سرگودہا جانے کی جلدی تھی اور مجھے بھی بہت مصروفیت تھی اور ان دنوں میری صحت بھی اچھی نہ تھی۔ اس سرسری ملاقات کے وقت آپ کے ساتھ کار میں ایک اور اہلحدیث صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ جلدی کے باعث مجھے افسوس رہا کہ اس مرتبہ آپ کی کوئی تواضع بھی نہ ہو سکی تھی۔ اس مختصر ملاقات میں آپ نے ایک سلسلہ فرمایا تھا کہ "انّما الاعمال بالظواھر" حدیث نبوی ہے۔ میں نے جب حوالہ دریافت کیا تو آپ نے کہا کہ اب تو یاد نہیں لاہور سے بھجوا دوں گا۔ میں نے لاہور خط لکھا کہ حوالہ بھجوا دیں تو آپ نے جواب دیا کہ الفرقان کے ذریعہ مطالبہ کریں۔ میں سمجھ گیا کہ نیت بخیر نہیں۔ ان دنوں آپ اخبارات میں جماعت کے خلاف نہایت جارحانہ انداز اختیار کئے ہوئے تھے جس کے جواب سے بھی قرآن مجید میں مومنوں کو روکا گیا ہے۔

فاضل مدیر اہلحدیث آخر میں لکھتے ہیں:-

"ہم آج بھی آپ کو سرِ عام
دعوت دیتے ہیں کہ جس موضوع
پر اور جہاں چاہیں ہم سے تقریری
یا تحریری گفتگو کر لیں۔"

(اہلحدیث لاہور ۳ر جولائی ۱۹۷۰ء صفحہ [illegible])

ہمیں آپ کی یہ دعوت بخوشی منظور ہے۔ ملکی حالات کا تقاضا ہے کہ کوئی ایسی بات نہ ہو کہ امن میں خلل پیدا ہو اسلئے فتنہ و فساد سے بچتے ہوئے آپ کی دعوت کی قبولیت کی صرف یہ صورت ہوگی کہ دو موضوع مقرر ہوں گے۔ پہلے موضوع نمبر ۱ پر یعنی یہ کہ آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ میں توفی سے مراد قبض روح بمعنی موت ہے تحریری پرچے ہوں گے۔

پھر موضوع نمبر ۲ پر یعنی یہ کہ قرآن مجید میں

منسوخ آیات ہیں تحریری پرچے ہوں گے۔

پہلے موضوع میں مدعی مَیں ہوں گا اور دوسرے میں مدیر اہلحدیث مدعی ہوں گے۔

ہر مضمون پر پانچ پانچ پرچے ہوں گے تین مدعی کے اور دو معترض کے۔ پہلا اور آخری پرچہ ہر مضمون میں مدعی کا ہوگا۔

ہر مناظر تحریری پرچہ اپنے مقام سے لکھ کر فریق ثانی کو بذریعہ ڈاک بصیغہ رجسٹری بھیجے گا۔ تاریخ آغاز کا تصفیہ فریقین کے اتفاق رائے سے ہوگا۔ ہر پرچہ کے لکھنے کے لئے ہر مناظر کو دو ہفتے ملیں گے۔ پرچوں میں تہذیب و متانت کو مدنظر رکھنا لازمی ہوگا۔

مکرم مدیر صاحب اہلحدیث! آپ نے موضوع کے انتخاب اور "تقریری یا تحریری گفتگو" کے فیصلہ کا مجھے اختیار دیا ہے۔ مَیں نے دو ایسے اختلافی موضوع انتخاب کئے ہیں جو علمی و اعتقادی طور پر یکساں اہمیت رکھتے ہیں اور ان پر بحث کرتے وقت کسی بہانہ سے کوئی فریق بدزبانی نہیں کر سکے گا۔ نیز موضوع کے محدود ہو جانے سے حقیقت جلد کھُل جائے گی۔ ہاں مَیں نے آپ کو نسخ فی القرآن کا مدعی قرار دیا ہے۔ جماعتِ احمدیہ نسخ فی القرآن کی قائل نہیں۔ اگر آپ اپنی شخصی تحقیق کے ماتحت اس کے قائل نہ رہے ہوں تو لکھ دیں دوسرا موضوع منتخب کر دیا جائے گا۔

دیکھئے! مَیں نے نہایت وضاحت سے ۱۹۶۴ء کے ہی مخلصانہ انداز میں یہ تحریر کیا ہے مجھے کسی قسم کی نمود و نمائش مطلوب نہیں ہے، آپ بھی اسی طرح میرے اس بیان سے اتفاق کریں۔ اگر آپ نے شریفانہ انداز میں ان دو موضوعوں پر گفتگو کرنی منظور کر لی اور عملاً اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا تو پھر مَیں مزید موضوع بھی منتخب کروں گا انشاء اللہ۔ ورنہ یہ واضح رہے کہ ہم نہ فتنہ و فساد کی کوئی صورت پیدا کریں گے اور نہ ہی گالی گلوچ اور بدتہذیبی کا دروازہ کھولیں گے۔ ایسے مواقع کے لئے ارشادِ الٰہی ہمارا نصب العین ہے — وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا (سورہ الفرقان) — وما علینا إلا البلاغ المبین +

"اسلامی حکومت" اور شیعہ صاحبان

جناب شورش کاشمیری لکھتے ہیں :-

"افسوس ہے کہ ہمارا یہ محمود آباد اور سلیٹھ ایم ایچ اصفہانی جنہیں شیعانِ حیدر کرار میں امتیاز حاصل ہے اسلامی حکومت کا نام آنے پر چیں بجبیں ہوتے اور سب کچھ گوارا کرتے ہیں مگر انہیں یہ گوارا نہیں ہے۔" (چٹان لاہور ۲۹ جون ۱۹۷۰ء)

الفرقان: شورش صاحب اس کا جواب جناب مودودی صاحب سے دریافت کر لیں +

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے کامل توحید کا قیام!

"مسلمانوں کی زبوں حالی سے میرا دل تڑپتا رہتا ہے" (المسیح الموعود)

(محترم جناب چودھری عبدالسلام صاحب اختر ایم۔اے)

یہ ہیں اوراق کچھ اُس پاک طینت، پاک سیرت کے

کہ جس کے ذکر سے کھلتے ہیں۔ درِ حسنِ سعادت کے

وہ موعودِ جہاں۔ وہ پیکرِ انوارِ یزدانی

وہ اس عالم کے دورِ آخری کا مہرِ روحانی

وہ اعجازِ مشیّت! دِل کی گرہیں کھولنے والا

اُتر کر رُوح میں۔ رُوح الامیں سے بولنے والا

صدی کے سر پہ دُنیا کے لئے بن کر حَکَم آیا

بموجب قول۔ قولِ پاکِ سیّد خیر الاُمم۔ آیا

وہی تھا جس نے پھر نوعِ بشر کو دی خبر آ کر

کہ ہے اِس عالمِ خاکی کے سر پر داورِ محشر

وہی والی جہاں کا۔ کُل جہاں اُس کبریا کا ہے

یہاں جو کچھ نظر آتا ہے وہ سب کچھ خدا کا ہے

اُسی کے فیض کے چشمے ہیں جاری آبشاروں میں
اُسی کے رُوپ کا پرتَو ہے پھُولوں میں ستاروں میں

یہی توحید تھی جس کو بنا کر طلعتِ ایماں
ثریّا سے زمیں تک لے کے آئے مہدیٔ دوراں

یہ مقصد تھا کہ پھر قائم ہو شانِ حضرتِ باری
ہر اک دل پر مسلّط ہو محمّدؐ کی عملداری

تمنّا تھی کہ دُنیا میں کچھ ایسا کام ہو جائے
دلوں کی تہ میں قائم عظمتِ اسلام ہو جائے

وہ کیا دل تھا۔ سدا اک درد سے بیتاب رہتا تھا
سَحر ہو یا کہ شب۔ وہ صورتِ سیماب رہتا تھا

روایت[۵] ہے کہ حضرت کے صحابی اک نشاں بن کر
ہوئے شب باش حضرت کے مکاں میں مہماں بن کر

فراغت پا کے کھانے سے مُناجاتوں کے دامن میں
صحابی سو گئے۔ رحمت کی برساتوں کے دامن میں

مگر وہ پاک بندہ۔ سیّدِ بطحا۔ کا متوالا
زمیں پر آسماں کی بادشاہت چاہنے والا

---

۵ سیرۃ المہدیؑ روایت ۵۱۶

کبھی ہوتا تھا بستر پر۔ کبھی فرشِ مصلّےٰ پر
جبیں تھی خاکِ در پر۔ اور نظر عرشِ معلّےٰ پر
وہ روتا، گڑگڑاتا۔ التجائیں کرتا جاتا تھا
پکڑ کر عجز کا دامن۔ دُعائیں کرتا جاتا تھا
کہ اے مالک۔ جہاں کو مہرِ تاباں بخشنے والے
ہوائے دشت کو موجِ بہاراں بخشنے والے
اِس اُمّت کو بھی انوارِ مقامِ دلنوازی بخش
محمدؐ کے عَلَم کو بحر و بر میں سرفرازی بخش
یہ تیرا دیں بہت بیکس۔ بہت لاچار ہے پیارے
شفا بخشِ جہاں تھا جو۔ وہ خود بیمار ہے پیارے
اِسے پھر دامنِ رحمت سے اِذنِ رونمائی دے
نگوں کر دے جو دل۔ وہ سیرتِ فرمانروائی دے
الٰہی دینِ فطرت کو پذیرائی عطا فرما
اِسے قوّت عطا فرما۔۔۔ توانائی عطا فرما
یہ کہتے ہیں صحابی ہم نے یہ کُل ماجرا شب کا
کیا دریافت جب۔۔۔ تو حضرتِ اقدس نے فرمایا
عزیزو! کوئی شے محوِ سکوں ہونے نہیں دیتی
مسلمانوں کی کیفیت ہمیں سونے نہیں دیتی

حاصلِ مطالعہ

شعر اور اسلام

(جناب ملک محمود احمد صاحب عشرت)

نام کتاب - محمد سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نام مصنف - رشید اختر ندوی
ناشر - ادارہ معارفِ ملی
نمبرا میکلوڈ روڈ - لاہور
باب - شعر پہ پابندی

مصنف یہ ذکر کرنے کے بعد کہ عرب شعرائے زمانۂ جاہلیت "کسی ضابطۂ اخلاق کے پابند نہ تھے۔ ان میں سے اکثر کی زندگی آوارگی، بے ہودگی اور غیر شریفانہ حرکات و افعال کا مجموعہ تھی۔ ان کے اشعار بھی مخرب اخلاق اور آوارگی و فحاشی کے مبلغ ہوتے ۔۔۔۔"

"۔۔۔۔ یہ عرب شعراء نہ صرف اپنی محبوب عورتوں کے حسن و جمال ہی کا ذکر کرتے بلکہ ان کے وصل کا قصہ بھی بڑی ہی عریانی کے ساتھ کہہ دیتے۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانۂ جاہلیت کے ان شعراء کی مذمت کرنی پڑی اور انہوں نے مسلمانوں کو ان شعراء کے اشعار یاد کرنے سے قطعاً روک دیا ۔۔۔۔"

آگے چل کر مصنف موصوف رقمطراز ہیں کہ:-

"اس کے ساتھ یہ بھی امر واقعہ ہے کہ رسول اللہؐ اچھے شعر کو پسند فرماتے اور اس کی تعریف کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے مخالف شعراء کی کئی بار حوصلہ افزائی بھی کی تھی۔ ان میں سے دو کو حنین اور ایک اور موقعہ پر عطیات بھی دیئے تھے۔ اور سب سے بڑی یہ بات فرمائی تھی کہ اپنے ساتھیوں میں سے شاعر حسان کو اپنے بہت قریب کر کے اس سے ہزاروں اچھے اور عمدہ اشعار کہلوائے۔ وہ (یعنی آنحضرتؐ) خود بھی کئی بار اچھے اشعار گنگناتے پائے گئے اور ان کی موجودگی میں کئی مواقع پر بعض حبشی خواتین نے شعر گائے بھی۔ خود انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضؓ کو ایک موقعہ پر حکم دیا تھا

"انصار گیتوں کو پسند کرتے ہیں۔ تم نے گیت گانے کا بندوبست کرایا ہوتا۔"

(باقی)

"... رسول اللہؐ کی سواری جب مدینہ میں داخل ہوئی تو مدینہ کی لڑکیوں نے شعر گا گا کر رسول اللہؐ کا استقبال کیا۔ اسی طرح عمرۃ القضا کے وقت رسول اللہؐ جب مکہ میں پہنچے تو انصار کا شاعر عبداللہ بن رواحہ ان کی اونٹنی کی مہار پکڑے تھے اور شعر گا گا کر اسلام کی بڑائی اور اپنی جماعت کی قوت و طاقت کا قصہ کہہ رہے تھے۔....." (صفحہ ۸۲۸)

"... اشعریوں .... کا ایک وفد جب آیا تو اس نے رسول اللہؐ کو خطابت اور شعر گوئی میں مقابلہ کی دعوت دی تھی۔ رسول اللہؐ نے یہ دعوت قبول کر لی تھی اور شاعر اسلام کے طور پر حسان کو آگے بڑھایا تھا اور حسان نے اپنے عمدہ اور اچھے اشعار پڑھ کر اشعریوں کو ہرا دیا تھا...."

"... صاحب کنز العمال کی رو سے یمن کے ایک مشہور شاعر العلاء الحضرمی رسول اللہؐ کی خدمت میں آئے اور اسلام قبول کیا۔ تو رسول اللہؐ نے ان سے خواہش کی کہ اپنے اشعار سنائیں۔ علاء نے اشعار سنائے تو رسول اللہؐ نے ان اشعار کی تعریف کی اور فرمایا

ان من الشعر لحکمۃ

(ابن النجار بحوالہ کنز العمال جزء ۲ صفحہ ۱۲۸)

شعر میں حکمت ہے۔

رسول اللہ ایسے حکیمانہ اشعار پڑھنے کی اجازت صحابہؓ کو دیتے تھے اور صحابہؓ یہ اشعار رسول اللہؐ کو سناتے۔ اس باب میں جابر بن سمرہ کی روایت کے الفاظ ہیں۔

کان اصحاب النبیؐ یتناشدون الشعر و رسول اللہ یسمع۔

رسول اللہؐ کے ساتھی شعر پڑھا کرتے اور رسول اللہؐ سن رہے ہوتے۔

یہی جابر بن سمرہ کہتے ہیں۔

جالست النبیؐ اکثر من مائۃ مرۃٍ فی المسجد یجلس مع اصحابہ یتناشدون الشعر وربما تذاکروا امر الجاھلیۃ فتبسم النبیؐ معھم (ابن جریر)

یعنی جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہؐ کی صحبت میں کوئی سو بار سے زیادہ بیٹھا۔ اس وقت وہ اپنے ساتھیوں میں بیٹھے ہوتے تھے اور ساتھی شعر پڑھا کرتے کبھی کبھی یہ شعر امر جاہلیت سے بھی متعلق ہوتے۔ رسول اللہؐ یہ سن کر مسکرا دیتے تھے۔

رسول اللہ ... اور صحابی السائب بن جندب راوی ہیں کہ رسول اللہؐ جب خیبر کے لئے مدینہ سے چلے تھے اور سفر میں تھے تو انہوں نے رستہ میں عامر بن الاکوع کو حکم دیا تھا
"اپنے اشعار گا کر سناؤ۔"
عامر نے اس حکم کی تعمیل میں اپنے رجزیہ اشعار گا کر سنائے تھے۔

جناب شرید فرماتے ہیں۔
ایک موقعہ پر کسی سفر میں رسول اللہؐ نے اثنائے راہ میں ان سے پوچھا
"کیا انہیں امیہ بن ابی الصلت کے اشعار یاد ہیں ؟"
شرید نے اثبات میں جواب دیا تو رسول اللہؐ نے انہیں حکم دیا
"امیہ کے شعر سنائیں۔"
شرید فرماتے ہیں وہ ایک شعر پڑھتے تو رسول اللہؐ دوسرے کی فرمائش فرماتے رسول اللہ کی فرمائش بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ شرید نے سو اشعار سناڈالے۔ اور رسول اللہؐ نے یہ اشعار سُن کر امیہ پر تنقید کی

لقد کاد ان یسلم فی شعرہ

(کنز العمال جلد ۲ ۔ ص۱۷۵)

یعنی امیہ کا ذہن اپنے اشعار میں اسلام سے قریب تر ہے۔

جناب ابی ہریرہ نے بھی شہادت دی ہے کہ اکثر سفروں میں رسول اللہؐ کے ساتھی رسول اللہؐ کو سنانے کے لئے شعر گایا کرتے۔

جابرؓ راوی ہیں کہ الاحزاب جب مدینہ پر چڑھ آئے تھے تو اس دن رسول اللہؐ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا تھا۔ کون مسلمانوں کو شعر کے ذریعہ لڑائی کے لئے اشتعال دلائے گا؟ کعب اور حسان نے اپنی خدمات پیش کیں۔ رسول اللہؐ نے حسان کا انتخاب فرمایا اور دعا دی۔

نسیحینلک روح القدس

(کنز العمال جلد ۲ ص۱۷۹)

روح القدس تمہاری اعانت کریں گے۔

محدث ابن جریر نے سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی ایک روایت دہرائی ہے۔ سیدہ فرماتی ہیں۔
"رسول اللہؐ اچھے شعر گنگناتے بھی تھے" چونکہ رسول اللہؐ اچھے اشعار پسند کرتے تھے اس لئے مدینہ کے شعراء جناب کعب بن مالک۔ جناب عبداللہ بن رواحہ اور جناب حسان بن ثابت اچھے اچھے شعر کہہ کر رسول اللہؐ کو سنایا کرتے۔

یہ جناب کعب بن مالک تھے جنہوں نے اس وقت احتجاج کیا تھا جب قرآن نے جاہلی شعراء کا ذکر کیا اور ان کی مذمت فرمائی۔ رسول اللہؐ نے یہ احتجاج بڑی ہمدردی سے سنا اور کعب کو تسلی دی۔

"مومن کا شعر بھی تیر و تلوار کا

کام دیتا ہے۔" (ص۸۹)

مصنف کتاب اس موقعہ پر لکھتے ہیں:-

"حقیقت پوچھیئے تو رسول اللہؐ کے ان شعراء نے دشمن شعراء کے مقابلہ پر شعر کہہ کر اسلام کی بڑی خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے وہ کیا جو ہزاروں تلواریں اور ہزاروں لاکھوں تیر نہ کر سکتے۔" (ص۹۰)

"رسول اللہ نے اچھے شعراء اور اچھے شعر کی جو حوصلہ افزائی کی یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ صحابہ میں خاصے لوگ شعر کہتے۔ حتیٰ کہ بعض صحابیات بھی شعر کہتیں۔ ان صحابیات میں سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کا نام بھی موجود ہے۔ (طبقات الشعراء ابن سلام)

صاحب طبقات الشعراء نے جن شعراء کے اشعار بڑے فخر سے نقل کئے ہیں ان میں جناب ابی بکر صدیقؓ اور جناب علی مرتضیٰؓ بھی ہیں۔"

(ص۸۹)

(۲) مُردوں کو زندہ

ذیل کا اقتباس حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خطبہ سے لیا گیا ہے جو ماہنامہ سلسبیل لاہور کی مئی ۱۹۷۶ء کی اشاعت میں ص۲۴ پر "خطبۂ مبارکہ" کے عنوان سے چھپا ہے:-

"عزیزِ من! نفس اور خواہش کو اپنے سے دُور کر۔ ان اللہ والوں کے قدموں کے نیچے کی زمین بن جا۔ ان کے سامنے خاک بن جا کہ خدا تجھ میں حیات ڈال دے گا کیونکہ حق تعالیٰ زندہ کو مُردے سے نکالتا ہے اور مُردے کو زندہ سے۔ دیکھو! ابراہیم علیہ السلام کو پیدا فرمایا ان کے والدین سے جو مُردہ تھے، بوجہ کفر کے۔"

(۳) مودودی صاحب کی علم قرآن سے بیچارگی

(از جناب جمعدار فضل الدین صاحب)

مودودی صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"راستبازی اور صداقت شعاری اسلام کے اہم ترین اصولوں میں سے ہے اور جھوٹ اس کی نگاہ میں بدترین بُرائی ہے لیکن عملی زندگی کی بعض ضرورتیں ایسی ہیں جن کی خاطر جھوٹ کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ بعض حالات میں اس کے وجوب تک کا فتویٰ دیا گیا ہے۔" (ترجمان القرآن ص۲۰۵)

(مودودیت عوامی عدالت میں از کوثر نیازی ص۱۱۱)

مودودی صاحب یہ بتائیں کہ اس حالت میں جھوٹ بولنے کا فتویٰ کس مسلمان نے دیا ہے؟ کیا مودودی صاحب یہ بتائیں گے کہ انہوں نے قرآن کریم کی کس آیت سے "یہ فتویٰ" اخذ کیا ہے؟ یہ فتویٰ صرف مودودی ایجاد ہے قرآن کریم میں تو اس کا کہیں ذکر نہیں ہے۔

اسلام چونکہ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کا مذہب ہے اسلئے اس میں کسی قسم کے جھوٹ کی گنجائش نہیں ہے بلکہ ان ہر چہار مدارج کے مومنین کا عقیدہ برخلاف مودودی صاحب کے یہی ہے کہ جھوٹ بولنا ناجائز ہے۔ ملاحظہ ہو نص قرآنی فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین (آل عمران آیت ۶۱) از روئے قرآن مجید جھوٹ بولنا منافق کا کام ہے جو کافر سے بھی بدتر ہے۔ فرمایا واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون (المنافقون آیت ۱) صحیح بات یہی ہے کہ مودودی صاحب علم قرآن سے بے بہرہ ہیں ؎

خود بخود فہمیدن قرآں گمان باطل است
ہر کہ از خود آورد او نجس و مُردار آورد

تعلّق باللہ

تضمین بر نظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(جناب ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شادؔ)

نظر آتا نہیں ہرگز خدا کا نور اندھوں کو
نہ ہو چشمِ بصیرت جب تلک ان سربلندوں کو
نہ جبتک توڑ دالیں ظلمتِ باطل کے پھندوں کو
کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

خدا کی راہ میں جو نیکیوں کا بیج بوتے ہیں
خدا کی اُلفتِ ذاتی کو جو دل میں سموتے ہیں
رضائے یار کی خاطر ذلیل و خوار ہوتے ہیں
وہی اسکے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں رہ اسکی عالی بارگہ تک خود پسندوں کو

اگر تم چاہتے ہو دین کی دنیا کی عظمت کو
اگر لازم سمجھتے ہو حصولِ خیر و برکت کو
سمجھتے ہو اگر مقصود تم حق کی محبت کو
یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اُسی قربت کو
اسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو جلاؤ سب کمندوں کو

ضروری اعلان

الفرقان کا چندہ پیشگی آنا ضروری ہے۔ بقایا کی صورت میں رسالہ جاری نہیں رہے گا۔

(مینجر)

ایک قدیم آسمانی نوشتہ اور اس کا شاندار ظہور

محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

سیدنا و امامنا فاتح الدین حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفرِ مغربی افریقہ جس طرح بے مثال کامیابیوں اور کامرانیوں سے معمور تھا اسی طرح کراچی، لاہور اور ربوہ میں حضور کی مراجعت پر استقبال بھی ایک مثالی شان کے ساتھ ہوا خصوصاً اہلِ وفائے ربوہ نے اپنے قلبی جذباتِ عقیدت و الفت کے اظہار کا حق ادا کرکے ربوہ کی پاک اور مقدس بستی کو سچ مچ دلہن کی طرح سجا دیا جیسا کہ الفضل میں اسکی ایمان افروز تفصیل منظرِ عام پر آ چکی ہے۔

حق یہ ہے کہ یہ پُرشکوہ مظاہرہ بھی آیت اللہ کہلانے کا مستحق ہے کیونکہ ربوہ میں اسلامی قوت و شوکت کے اس جشنِ مسرت و انبساط سے قریباً دو ہزار برس قبل کا ایک آسمانی نوشتہ نہایت درجہ حیرت انگیز طریق پر پورا ہو رہا ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ربوہ کی بنیاد سے کم و بیش ایک سال پیشتر ۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۷ء کو رتن باغ لاہور میں ایک خطبہ جمعہ کے دوران ارشاد فرمایا:-

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں میں نے رؤیا میں دیکھا کہ نیا آسمان اور نئی زمین بنا رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس رؤیا میں اس زمانہ کے متعلق پیشگوئی ہو۔ جب قادیان کے آسمان اور زمین کو دشمنوں نے بدل دیا تھا اور بتایا گیا ہو کہ تم اپنے لئے ایک آسمان اور زمین بناؤ گے مگر دشمن اسے تباہ کر دیگا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ تمہیں پھر توفیق دیگا کہ تم ایک نیا آسمان اور نئی زمین بناؤ۔ چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اب وہی وقت آ گیا ہے جب ہمیں ایک نئے آسمان کی ضرورت ہے۔" (الفضل ۳۱ر اکتوبر ۱۹۴۷ء صفحہ ۳)

واقعات نے آئندہ چل کر اس تعبیر پر مُہرِ تصدیق ثبت کر دی اور یہ نئے ارض و سماء ربوہ کی صورت میں نقشۂ عالم پر جلوہ گر ہو گئے۔ فالحمد للہ علیٰ احسانہ۔

قیامِ ربوہ کے اس پس منظر میں اگر قارئین الفرقان یوحنا کے مکاشفات (باب ۲۱-۲۲) کا مطالعہ فرمائیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ انہیں آخری زمانہ کی نب[illegible] موجود ہے کہ

یاجوج ماجوج کے عالمگیر تسلّط و اقتدار کے بعد ایک نئی زمین اور نیا آسمان معرضِ وجود میں آئیگا۔ اور ایک نیا اور مقدس شہر ظاہر ہوگا جو کسی زمانہ میں دلہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کیا جائے گا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ :-

"پھر مَیں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی .... پھر مَیں نے شہر مقدس نئے یروشلیم کو آسمان پر سے اُترتا دیکھا اور وہ اُس دلہن کی مانند آراستہ تھا جس نے اپنے شوہر کے لئے سنگار کیا ہو۔ پھر مَیں نے تخت میں سے کسی کو بلند آواز سے یہ کہتے سُنا کہ دیکھو خدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے اور وہ اُن کے ساتھ سکونت کرے گا اور وہ اس کے لوگ ہوں گے اور خدا آپ اُن کے ساتھ رہے گا اور وہ اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دیگا۔"

اسی سلسلہ میں بتایا گیا ہے کہ :-

"اور جو تخت پر بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا دیکھ مَیں سب چیزوں کو نیا بنا دیتا ہوں۔ پھر اس نے کہا لکھ لے کیونکہ یہ باتیں سچ اور برحق ہیں پھر اُس نے مجھ سے کہا میں الفا اور اومیگا یعنی ابتداء اور انتہا ہوں۔ مَیں پیاسے کو آبِ حیات کے چشمہ سے مفت پلاؤں گا[1]"

مکاشفات میں مزید لکھا ہے :-

"اُس شہر میں سورج یا چاند کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ خدا کے جلال نے اُسے روشن کر رکھا ہے اور وہ اُس کا چراغ ہے اور قومیں اس کی روشنی میں چلیں پھریں گی اور زمین کے بادشاہ اپنی شان و شوکت کا سامان اس میں لائیں گے ..... خدا اور برّہ کا تخت اُس شہر میں ہوگا اور اس کے بندے اُس کی عبادت کریں گے[2] اور وہ اُس کا مُنہ دیکھیں گے[3] اور اُس کا نام اُن کے ماتھوں پر لکھا ہوا ہوگا۔[4] اور پھر رات نہ ہوگی اور وہ چراغ اور سورج کی روشنی کے محتاج نہ ہوں گے کیونکہ خداوند خدا ان کو روشن کرے گا[5]"

---

[1] حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا الہام ہے،
ع تشنہ روحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا
[2] یعبدوننی لا یشرکون بی شیئًا (نور)
[3] یعنی زندہ خدا کے زندہ نشانوں کی وہ بستی جلوہ گاہ ثابت ہوگی [4] سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود (فتح)
[5] اشرقت الارض بنور ربھا۔

اور وہ ابد الآباد بادشاہی کرینگے[۱]"

مندرجہ بالا پیشگوئی کا بنظر غائر مطالعہ کرنے سے صاف کھل جاتا ہے کہ اس مکاشفہ میں نہ صرف ہمارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک سفر مغربی افریقہ سے ربوہ میں کامیاب واپسی کے بصیرت افروز نظارے کا ہو بہو نقشہ کھینچا گیا ہے بلکہ نظام خلافت کے ذریعہ مستقبل میں برپا ہونے والے عالمگیر اسلامی انقلاب پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے جس کی نسبت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسلم کانگریس سیرالیون کی استقبالیہ تقریب میں بھی نہایت پُرجلال اور ولولہ انگیز الفاظ میں خبر دی ہے کہ :-

"مَیں آپ سب کو پُوری قوّت سے بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبے کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی۔ احمدیت فتحمند ہو کے رہیگی انشاء اللہ آئندہ پچیس سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ مَیں بوڑھوں اور جوانوں، مردوں اور عورتوں سے پکار کر کہتا ہوں کہ اللہ کے دین کی خاطر قربانی کے لئے آگے آؤ۔ اسلام کی فتح کا دن اٹل ہے۔ اگرچہ بادی النظر میں یہ چیز ناممکن نظر آتی ہے لیکن اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام کے غلبے کا دن طلوع ہو چکا ہے۔ اس کا فضل شامل حال رہا تو یہ بظاہر ناممکن ممکن ہو کے رہے گا۔"

(الفضل ۲ جون ۱۹۷۰ء صفحہ ۳)

قبل ازیں حضرت مہدی موعود علیہ السلام بھی صدائے ربانی بنکر نہایت پُرشوکت الفاظ میں یہ منادی فرما چکے ہیں کہ ؎

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
دوستو! اُس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

اے ہمارے قادر خدا!! تو جلد وہ دن لا کہ جس فیصلہ کا تو نے ارادہ کیا ہے وہ ظاہر ہو جائے اور دنیا میں تیرا جلال چمکے اور تیرے رسول خاتم النبیین فخر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین +

---

۳۱ علماء کے ۲۲ نکات از صفحہ ۲۹

۲۰ جب آپ نے اسلامی فرقوں کو تسلیم کر لیا ہے اور انکی مذہبی تعلیم اور شخصی معاملات کو انکی مرضی پر چھوڑ دیا ہے تو پھر اسلام کے کسی عقیدہ سے انحراف پر قدغن لگانے کا آپکو کیا حق ہے؟ یہ فرقہ بندی سے بھی زیادہ گناہ ہے +

---

[۱] اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں نظام خلافت کے دائمی ہونے کی بشارت (ناقل)

"اے مبارک جا سفر تیرا مبارک کر دیا"

(محترم جناب مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری - ایم - اے)

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مغربی افریقہ سے کامیاب مراجعت پر خیر مقدم کے طور پر یہ اشعار کہے گئے)

مرحبا اہلاً و سہلاً اے امیر المومنیں
آفریں بر عزم تو اے حامیٔ دینِ متیں

آپ ہیں اللہ کی ہستی کا اک زندہ ثبوت
آپ کے دم سے ہوا ہے شرک تارِ عنکبوت

آپ کی آمد پہ ہیں مسرور سب خورد و کلاں
دیدِ روئے پاک سے پیر و جواں ہیں شادماں

حضرتِ احمدؑ کی دختر[1] کو خدا نے برملا
آپ کے بارے میں تھا یہ جانفزا مژدہ دیا

"اے مبارک جا سفر تیرا مبارک کر دیا
جسم و جان و بام و در تیرا مبارک کر دیا"

شکر للہ وعدۂ حق آج پھر پورا ہوا
یہ سفر بھی اس کی رحمت سے مبارک ہو گیا

نصرتِ حق کے فرشتے آپ کے ہمراہ تھے
پاسبانی کے لئے ہر آن فرشِ راہ تھے

اہلِ افریقہ نے دیکھی شان و عظمت آپ کی
نور و برکت علم و حکمت جاہ و حشمت آپ کی

آپ جیسے مردِ کامل کی انہیں تھی احتیاج
آپ کر آئے ہیں اس بیمار امت کا علاج

پیار سے جیتا وہاں دل آپ نے ہر ایک کا
کر دیا سب پہ عیاں انجام بد اور نیک کا

دیوِ کفر و شرک کو یکسر کچل کر رکھ دیا
کشتیٔ انسانیت کا رُخ بدل کر رکھ دیا

نورِ حق و معرفت سے دل منوّر کر دیئے
آدمی کیا آپ نے ذرّے بھی اختر کر دیئے

سینکڑوں راہیں نئی تبلیغ دیں کی کھول دیں
ہو گئی نزدیک تر اسلام کی فتحِ مبیں

کفر اب حق سے شکستوں پر شکستیں کھائے گا
مذہبِ تثلیث اس دُنیا سے مِٹتا جائے گا

وعدۂ حق یہ نوشتوں میں لکھا ہے بار بار
چار سُو اسلام پھیلے گا بحکمِ کردگار

گلشنِ احمدؑ کے مالی تا قیامت زندہ باد
بستیٔ ربوہ کے والی[2] تا قیامت زندہ باد

---

[1] مراد حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ہیں۔

[2] والی سے مراد روحانی والی ہے، دنیوی حاکم مراد نہیں۔

فوٹو کے متعلق مودودی صاحب کا فتویٰ اور عمل

(مرسلہ۔ جناب محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی۔ کراچی)

(ماہنامہ رسالہ ترجمان القرآن جولائی ۔ اگست ۱۹۴۳ء۔ جلد ۲۳ عدد ۱۔ ۲ صفحہ ۳۰۹ و صفحہ ۳۱۰ بعنوان رسائل و مسائل از ابوالاعلیٰ مودودی) :۔

"میرے ایک فوٹو گرافر دوست کا خیال ہے کہ اسلام نے تصویر کے متعلق جو امتناعی حکم دیا ہے وہ فوٹو پر عائد نہیں ہوتا۔ بالخصوص جبکہ فحش منظر کا فوٹو نہ لیا جائے۔ کیا اس حد کو قائم رکھتے ہوئے فوٹو گرافی کو پیشہ بنایا جاسکتا ہے؟ قومی لیڈروں، جلسوں اور جلوسوں کی تصویریں لینے میں کیا حرج ہے؟"

فوٹو کے متعلق اصولی بات یہ سمجھ لینی چاہیئے کہ اسلام جاندار چیزوں کی مستقل شبیہ محفوظ کرنے کو بالعموم روکنا چاہتا ہے۔ کیونکہ انسانی تاریخ کا طویل تجربہ یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ چیز اکثر فتنہ کا موجب بنی ہے۔ اب چونکہ اصل فتنہ صورت کا محفوظ ہونا ہے لہذا اس سے بحث نہیں کی جائیگی کہ اس کو کس طریقہ سے محفوظ کیا جاتا ہے۔ طریقہ خواہ سنگ تراشی ہو یا موقلم یا عکاسی یا اور کوئی جو آئندہ ایجاد ہو، بہرحال وہ ناجائز ہی رہیگا۔ کیونکہ یہ سارے طریقے اصل فتنے کا سبب بننے میں یکساں ہیں۔ پس فوٹو گرافی اور مصوری میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا۔ اور ممانعت چونکہ جاندار اشیاء کی تصویروں کی ہے اسلئے تمام تصویریں حرام رہیں گی، خواہ وہ فحش ہوں یا غیر فحش۔ البتہ فحش تصویر میں ایک وجہ حرمت کی اور بڑھ جاتی ہے۔ اس عام حکم کے اندر اگر کوئی استثناء ہے تو وہ صرف اس غرض کو پورا کرنے کی حد تک یہ فعل جائز ہوگا۔ مثلاً پاسپورٹ۔ پولس کا مجرموں کی شناخت کے لئے تصویریں محفوظ کرنا اور ڈاکٹروں کا علاج کے لئے یا فن طب کی تعلیم کے لئے مریضوں کی تصویریں لینا۔ نیز فن جنگ میں جہاں فوٹو گرافی کا استعمال جنگی کارروائیوں کے لئے ناگزیر ہے، حکم عام سے مستثنیٰ قرار پائے گا۔ بشرطیکہ وہ غرض جس کے لئے اس استثناء سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہو، بجائے خود حلال ہو۔ لیکن لیڈروں کی تصویریں، جلسوں اور جلوسوں کی تصویریں، یہ سب تو قطعی ناجائز ہیں۔ خصوصاً لیڈروں کی تصویریں تو اس خطرہ سے بہت قریب پہنچا دیتی ہیں جس کی وجہ سے تصویر کو حرام قرار

قرار دیا گیا ہے۔

کانگریس کے اجلاس میں گاندھی جی کا بادن فٹ لمبا فوٹو اور پولینڈ پر روسی قبضہ کے بعد ہی اسٹالین کی تصویروں کا پولینڈ کے ایک ایک گاؤں میں درآمد کیا جانا اور جرمن سپاہیوں کا ہٹلر کی تصویر کو سینے سے لگائے پھرنا اور ہسپتال میں مرتے وقت اس کی تصویر کو آنکھوں سے لگا کر جان دینا، سنیما میں بادشاہ کی تصویر سامنے آتے ہی لوگوں کا کھڑا ہو جانا، سکوں پر بادشاہ کی تصویر کا بطور علامتِ حاکمیت ثبت کیا جانا۔ یہ سب بت پرستی کی جڑیں ہیں اور اسی لئے اسلام نے تصویر کو حرام کیا ہے کہ انسان کے دل و دماغ پر خدا کے سوا دوسرے کی کبریائی کا نقش قائم نہ ہونے پائے۔ میں تو چھوٹے بچوں کی تصویریں لینے کو بھی اسی لئے حرام سمجھتا ہوں کہ معلوم نہیں ان بچوں میں آگے چل کر کس کو خدا بنا لیا جائے اور اس کی تصویر فتنہ کی موجب بن جائے۔ کنہیا جی کی بچپن کی تصویر آج تک پُج رہی ہے۔ لہذا آپ اپنے دوست کو سمجھا دیجئے کہ ان کا پیشہ شریعت کے نقطۂ نظر سے جائز نہیں ہے۔ اگر وہ خدا کا خوف رکھتے ہیں تو بتدریج اس پیشے کو چھوڑ کر کوئی دوسرا ذریعۂ معاش تلاش کریں۔"

الفرقان :- جناب مودودی صاحب! ان کے امراء اور وزراء آجکل روز و شب فوٹو کھنچوا رہے ہیں۔ ان کے اخبارات جلسوں کے فوٹو شائع کر رہے ہیں۔ کیا جو کل تک حرام تھا آج حلال ہو گیا ہے؟ جو دوسروں کے لئے ناجائز تھا مودودی صاحبان کے لئے مباح ہو گیا ہے؟ انسان کو اپنے فتویٰ پر کم از کم خود تو عمل کرنا چاہیئے۔ ٭

ہمارا مسلک دلداری ہے دلآزاری نہیں

ایک ضروری وضاحت

ماہنامہ الفرقان ربوہ کی اشاعت بابت ماہ مارچ ۱۹۷۰ء میں "حاصل مطالعہ" کے زیرِ عنوان ہمارے ایک فاضل دوست نے چند حوالہ جات شائع کروائے ہیں۔ ان حوالہ جات میں دو رؤیا بحوالہ کتاب "ارشادِ ربانی و فضلِ یزدانی" بھی درج ہوئے ہیں جنکی تعبیر بھی ساتھ ہی درج ہے۔ خواب کے کسی معاملہ کو ظاہر پر محمول نہیں کیا جاتا۔ یہ رؤیا حضرت سید محمد آفاق شاہ صاحب مرحوم اور حضرت شاہ نور الاکبر صاحب مرحوم کی دو لطیف خوابیں ہیں۔ یہ ہر دو بزرگ اہلسنت والجماعت کے بزرگوں میں سے ہیں اور کتاب "ارشادِ ربانی و فضلِ یزدانی" آج سے قریباً ستر برس پہلے قومی پریس لکھنؤ کی طبع شدہ ہے۔ ہمارے مضمون نگار نے ان خوابوں پر اپنی طرف سے خود کوئی تبصرہ بھی نہیں کیا۔

اب ایک اشتہار سے معلوم ہوا ہے کہ بعض شیعہ بھائی الفرقان میں ان خوابوں کی اشاعت پر ناراضگی کا اظہار کر رہے ہیں۔ ہمارا مقصد ان کی اشاعت سے کسی کی دلآزاری ہرگز نہیں۔ خواب کا معاملہ حقیقت پر محمول نہیں ہوتا بلکہ تعبیر طلب ہوتا ہے۔ یہ خواب دیکھنے والے بزرگ خود سادات میں سے ہونیکی وجہ سے سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جسمانی فرزند بھی ہیں۔

ہم نے یہ خواب کسی کی دلآزاری کے لئے ہرگز شائع نہیں کئے۔ بعض شیعہ دوستوں نے ان کی اشاعت کو اپنی دلآزاری کا موجب سمجھا ہے تو ہم افسوس کے ساتھ ان سے معذرت خواہ ہیں۔

ایڈیٹر

ماہنامہ الفرقان ۔ ربوہ

۳۱ علماء کے ۲۲ نکات

ماخوذ از رسالہ جد و جہد لاہور۔ جون ۱۹۷۰ء ـــــــــ (ایڈیٹر)

ـــــــــ (تنویر عالم صاحب لاہور) ـــــــــ

"۲۱ رمئی کے سنڈے مشرق میں پاکستان کے چوٹی کے علماء کی طرف سے مملکت کے دستور اسلامی کے لئے ۲۲ نکات پیش کئے گئے ہیں جو اسلامی مملکت کے بنیادی اصول قرار دیئے گئے ہیں۔ ان علماء میں بعض مفسرِ قرآن بھی ہیں جو وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا کا مطلب بھی بخوبی سمجھتے ہیں۔

اس متفقہ اسلامی منشور کا چوتھا اصول یہ ہے کہ :-

اسلامی مملکت کا یہ فرض ہوگا کہ قرآن و سنت کے بتائے ہوئے معروفات کو قائم کرے، منکرات کو مٹائے اور شعائرِ اسلامی کے احیاء و اعلاء اور مسلّمہ اسلامی فرقوں کے لئے ان کے اپنے مذہب کے مطابق ضروری اسلامی تعلیم کا انتظام کرے۔

اسی طرح اصول نمبر ۹ یہ ہے کہ :-

مسلّمہ اسلامی فرقوں کو حدودِ قانون کے اندر پوری مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ انہیں اپنے مذہب کی تعلیم دینے کا حق حاصل ہوگا۔ وہ اپنے خیالات کی آزادی کے ساتھ اشاعت کر سکیں گے۔ ان کے شخصی معاملات کے فیصلے ان کے اپنے فقہی مذہب کے مطابق ہوں گے اور ایسا انتظام کرنا مناسب ہوگا کہ انہی کے قاضی یہ فیصلے کریں۔"

ان کے اسلامی منشور کی دفعہ ۱۹ میں ہے کہ جو فرقے اسلام کے کسی بنیادی عقیدہ مثلاً ختمِ نبوّت وغیرہ سے انحراف کے مرتکب ہو چکے ہوں انہیں غیر اسلامی فرقے قرار دیا جائے گا اور آئندہ اس قسم کے انحراف کو دستور میں ممنوع اور واجب التعزیر قرار دیا جائے گا۔"

حیرت کی بات یہ ہے کہ

۱۔ ان مفسّرین کرام اور علمائے عظام نے قرآن حکیم کی مندرجہ بالا آیت جلیلہ کے علی الرغم اسلامی معاشرے میں فرقوں کو کیونکر تسلیم کر لیا ہے جو شرک اور ناقابلِ معافی گناہ ہے۔ اور خدا کے اس حکم کو بڑی دلیری سے چیلنج کیا ہے۔

۲۔ لا تفرقوا کے مقابلے میں مسلّمہ اسلامی فرقوں کو قانونی حدود کے اندر مذہبی آزادی دینے اور ان کے شخصی معاملات کے فیصلے ان کی مرضی کے مطابق کرنے کی کھلی چھٹی دینا کونسے اسلامی اصول کے مطابق ہے؟ حالانکہ ایسا کرنا صریحاً کفر ہے (۲۲۵)

سوالات اور ان کے جواب

وحی غیر تشریعی جاری ہے

سوال ۱:۔ بعض غیر احمدی احباب کا خیال ہے کہ وحی کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنی تمام نعمتیں مکمل کر دی ہیں لہذا جو شخص وحی کے جاری رہنے پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمان نہیں۔ میاں ممتاز محمد خان صاحب دولتانہ نے یہ سوال وہاڑی کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اٹھایا تھا۔

(عتیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ)

الجواب:۔ قرآن مجید میں مذکور ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ ع۱) اس میں شریعت کے کامل ہونے کا ذکر ہے۔ نیز فرمایا ہے کہ اُمتِ محمدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے نعمت مکمل فرمائی ہے اور اسلام کو ہمیشہ کے لئے بطور دین منتخب فرمایا ہے۔ یہ تینوں باتیں درست ہیں مگر ان سے یہ استدلال کیسے ہوا کہ آئندہ ہر قسم کی وحی بند ہے۔ یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ شریعت والی وحی نہ ہو گی اور یہ ہمیں پہلے ہی تسلیم ہے کہ نئی شریعت اور نیا دین نہیں آ سکتا۔ مگر غیر تشریعی وحی کی بندش کا آیت کے کسی لفظ سے استدلال کیا جا سکتا ہے؟ اُمت پر نعمت کے مکمل ہونے کا تو صرف یہ مفہوم ہے کہ روحانی نعمتیں اُمتِ محمدیہ کو ہمیشہ ملتی رہیں گی۔

قرآن مجید میں یہ لفظ اسی مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔ حضرت یوسفؑ کی رؤیا پر حضرت یعقوبؑ نے ان سے فرمایا وَكَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ (سورہ یوسف ع۱) کہ اللہ تعالیٰ آپ پر بھی اسی طرح نعمت کو پورا کرے گا جس طرح اس نے آپ کے بزرگوں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسحاقؑ پر نعمت کو پورا کیا تھا۔

دیکھئے حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحاقؑ اور پھر حضرت یوسفؑ پر نعمت پوری ہوئی۔ کیا اس کا یہ مطلب تھا کہ وہ نعمت سے محروم ہو گئے یا یہ کہ ان کے لئے نعمت کے دروازے کھل گئے؟ یقیناً یہی مفہوم تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے وارث بن گئے اور عمر بھر نعمتیں پاتے رہے۔ یہی مفہوم اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ کا اُمتِ محمدیہ کے حق میں ہے کہ یہ اُمت ساری

الٰہی نعمتیں باقی رہے گی۔ لوگ قرآن مجید پہ تدبر نہیں کرتے اور ایک خود ساختہ غلط مفہوم اللہ تعالیٰ کے کلام کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔

باقی رہا لفظ وحی۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (۱) وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ (النحل ع) کہ تیرے رب نے شہد کی مکھی پر وحی کی (۲) وَاَوْحَيْنَا اِلٰى اُمِّ مُوْسٰى (القصص ع) ہم نے موسیٰؑ کی والدہ پر وحی نازل کی (۳) آخری زمانہ کے ذکر پر فرمایا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا (الزلزال ع) اور تیرا رب زمین کی طرف وحی کرے گا۔ پس وحی کا لفظ عام ہے۔ بے شک قرآن مجید کے بعد شریعت والی وحی غیر ضروری ہے مگر بغیر شریعت کے وحی قرآن مجید کے متبعین پر اُترتی رہے گی۔ نص قرآنی ہے اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔ (حٰم السجدہ ع) ترجمہ:- جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اس عقیدہ پر استقامت اختیار کرتے ہیں ان پر فرشتے اترتے رہیں گے اور انہیں کہیں گے کہ تم خوف و حزن نہ کرو۔ تمہیں جنتوں کی بشارت ہے ہم اس زندگی میں بھی تمہارے مددگار ہیں اور آخرت میں بھی دوست ہوں گے۔

اس آیت کریمہ میں صاف ذکر ہے کہ سچے مومنوں پر فرشتوں کا نزول ہوتا رہے گا۔

صحیح مسلم میں حدیث نبوی ہے اوحی اللہ الیٰ عیسیٰ کہ اللہ تعالیٰ آنے والے عیسیٰ (مسیح موعودؑ) پر وحی نازل کرے گا۔ پس وحی غیر تشریعی کا اُمت میں جاری ہونا قرآن و حدیث کے مسلمات میں سے ہے اور اُمتِ محمدیہ کے صلحاء و اولیاء و ابرار پر غیر تشریعی وحی نازل ہوتی رہی ہے۔ اسلئے ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ یہ عقیدہ رکھے کہ سچے مسلمانوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں وحی غیر تشریعی کا دروازہ کھلا ہے۔

بطور استعارہ ابن مریم کا نام

سوال ۲:- احادیث میں اُمتِ محمدیہ کے مسیح موعودؑ کو ابن مریم کا نام بطور استعارہ دیا گیا ہے قرآن و حدیث میں اگر کوئی اور استعارے مذکور ہوں تو ان کا ذکر کیا جائے نیز بتایا جائے کہ استعارہ کی کیا ضرورت ہوتی ہے؟

(امین احمد خان لاہور)

الجواب:- استعارہ کامل مماثلت پر دلالت کرنے کے لئے آتا ہے جیسے حضرت امام ابو یوسف کی اپنے استاد حضرت امام ابو حنیفہؒ سے کامل مماثلت کے لئے علماء کہتے ہیں "ابو یوسف ابو حنیفة" کہ ابو یوسف تو ابو حنیفہ ہی ہیں۔

قرآن مجید کی سورہ تحریم ع میں اللہ تعالیٰ نے

نے مومنوں اور کافروں کی تمثیل چار عورتوں سے دی ہے۔ مومنوں کی مثال حضرت آسیہؓ اور حضرت مریمؑ سے دی گئی ہے اور کافروں کی مثال حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی بیویوں سے دی گئی ہے۔ یہ سب تشبیہ اور استعارہ کا بیان ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ مرض الموت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو فرمایا کہ حضرت ابو بکرؓ نماز پڑھا دیں۔ انہوں نے عرض کی کہ حضور وہ بہت رقیق القلب ہیں وہ حضور کے مصلے پر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ دوسری بعض ازواج مطہرات نے بھی حضرت عائشہؓ کی تائید کی اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ
يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ
فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ (البخاری)

کہ تم تو یوسفؑ کی ساتھی عورتیں ہو۔ جاؤ ابو بکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

اس حدیث میں ایک پہلو کی وجہ سے ازواج مطہرات کو بطور استعارہ "صواحب یوسف" قرار دیا گیا ہے اور خود حضور یوسف قرار پائے ہیں۔

صحیح بخاری کے شروع میں ہی ذکر ہے کہ جب ہرقل نے ابو سفیان سے یروشلم میں سوالات کئے اور اپنے تاثرات کا اظہار کیا تو ابو سفیان نے باہر نکل کر کہا تھا:-

لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ
کہ اب تو ابن ابی کبشہ کی بات بہت بڑھ گئی ہے۔

گویا اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن ابی کبشہ قرار دیا جو اسلام سے پہلے دعوتِ توحید دینے والا ایک شخص گزرا تھا ظاہر ہے کہ یہ استعمال بھی بطور استعارہ ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ حضرت ابیؓ بن کعبؓ کا تعارف ان الفاظ میں کرایا تھا۔

"سید المرسلین ابی بن کعب"
(الادب المفرد للبخاری ص۹۲ مطبوعہ مصر)

کہ ابی بن کعب سید المرسلین ہیں حالانکہ سید المرسلین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

یہ سب استعارے ہیں جن سے تشبیہ و مماثلت کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔

یہود آسمانوں سے جسمانی طور پر ایلیا کے آنے کے منتظر تھے حضرت مسیحؑ نے حضرت یحییٰؑ کو بطور استعارہ ایلیاہ قرار دیا اور فرمایا کہ بس ایلیا یہی ہے اور کوئی ایلیا آنے والا نہیں (متی)

یہ سب استعارے اپنے وسیع اور گہرے مطالب کے لحاظ سے ضروری ہوتے ہیں۔ ہاں ان سے ٹھوکر کھانے والوں کا امتحان بھی ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح کے الفاظ خاص توجہ کے قابل ہیں "ایلیاہ تو آ چکا اور انہوں نے اسکو نہیں پہچانا بلکہ جو چاہا اسکے ساتھ کیا۔" (متی ۱۷/۱۲)

مسیح کی وفات ماننے سے ایمان میں کیا فرق پڑتا ہے؟

سوال ۴۳:- ایک اہلحدیث نے پوچھا ہے کہ اگر میں مسیح علیہ السلام کی وفات کا قائل ہو جاؤں تو میرے ایمان میں کیا فرق پڑیگا؟ (" ")

الجواب:- بس اتنا ہی فرق پڑے گا کہ آپ قرآنِ مجید میں بیان کردہ ایک صحیح عقیدہ اور واضح صداقت کو ماننے والے قرار پائیں گے اور وہ جو ایک قسم کا شرک خفی واضح اتمامِ حجت کے باوجود آپ اختیار کر رہے ہیں اس سے بچ جائیں گے۔ نیز آپ عیسائی پادریوں کی زد سے ایسے محفوظ ہو جائیں گے کہ وہ یہ سن کر آپ وفاتِ مسیح کے قائل ہو گئے ہیں آپ کے عیسائی بننے کے بارے میں مایوس ہو جائیں گے اور آپ کو "مرزائی" کہہ کر آپ سے بات کرنے سے انکار کر دیں گے۔ اگر اعتبار نہ ہو تو اس کا تجربہ کر کے دیکھ لیں۔

"نبیوں کی مُہر" کا کام

سوال ۴۴:- "نبیوں کی مُہر" کا کیا کام ہے، اس سے نبی کیسے بن سکتے ہیں؟

(انیس احمد خان ۔ لاہور)

الجواب:- تفصیلی بحث کے لئے آپ ہماری کتاب القول المبین ملاحظہ فرمائیں۔ غیر احمدی احباب کے بزرگ عالم جناب مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی جنہیں شیخ الاسلام پاکستان بھی کہا جاتا ہے کا ایک حوالہ درج کرتا ہوں۔ انہوں نے صاف طور پر لکھا ہے:-

"بدیں لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ آپ رتبی اور زمانی ہر حیثیت سے خاتم النبیین ہیں اور جن کو نبوت ملی آپ کی مُہر لگ کر ملی ہے۔" (قرآن مجید مترجم علامہ عثمانی زیر آیت خاتم النبیین)

پہلوں کے لئے بھی نبیوں کی مُہر کا یہی کام تھا اور پچھلوں کے لئے بھی یہی کام ہے۔

نبیوں کے معجزات کی حقیقت

سوال ۴۵:- ہم میں معجزات انبیاء کے بارے میں اختلاف ہے کچھ دوست معجزات کی حقیقت سے انکار کر رہے ہیں حالانکہ آیاتِ قرآنیہ (۱) اضرب بعصاك الحجر (۲) فاذا هی ثعبان مبین (۳) فاذا هی بیضاء للناظرین (۴) ولما جاء عیسٰی بالبیّنات واضح ہیں۔ آپ معجزات کے بارے میں ہمیں بتائیں۔ (اختر)

الجواب:- معجزات انبیاء برحق ہیں اور جو کچھ قرآن مجید میں مذکور ہے سب کچھ حرف بحرف درست ہے۔ آپ معجزات کی حقیقت تک پہنچنے کے لئے دو اصول یاد رکھیں۔ اوّل یہ کہ معجزات کا ظہور ایسے رنگ میں ہی ہوتا ہے کہ ایمان بالغیب

کی کیفیت باقی نہیں رہتی ہے ورنہ ایمان ایمان قرار نہیں پاسکتا۔ پس یاد رکھنا چاہیئے کہ آفتاب نصف النہار کی طرح ظہور ہو جائے تو ایسا ہونا ایمان بالغیب کے خلاف ہے۔ بہرحال معجزہ کے باوجود اخفاء کا پہلو ضرور موجود رہتا ہے۔ ورنہ سورج پر ایمان لانے کا کیا کوئی ثواب ہے؟ دوم یہ یاد رکھیں کہ آیاتِ قرآنیہ دوؔ قسم کی ہیں (۱) محکمات (۲) متشابہات۔ عقائد و تعلیمات کا بیان محکمات کے رنگ میں ہے اور معجزات کا بیان متشابہات میں شامل ہے۔ قرآن مجید خود فرماتا ہے کہ متشابہات تاویل طلب ہوتی ہیں۔ ان کی حقیقی تاویل اللہ ہی جانتا ہے اور اسے راسخ فی العلم یعنی پختہ مومن ہی سمجھتے ہیں۔

پس معجزات کی حقیقت ان دوؔ اصولوں کی روشنی میں متعین ہوتی ہے۔ قرآن مجید کا ہر ہر لفظ برحق ہے مگر اسے سمجھنے کے لئے تدبر اور الٰہی موہبت کی ضرورت ہے۔

سوال ۶ :- ایک عزیز نے رمضان مصطفیٰ اخبار ربیع الاول ۱۳۹۰ کا ایک تراشہ بھجوایا ہے جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات سے ایک روز قبل پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی نے لاہور میں پیشگوئی کی تھی کہ مرزا صاحب جلد وفات پا جائیں گے۔ اس عزیز نے ان کی وضاحت چاہی ہے۔

الجواب :- اسلامی اصطلاح میں پیشگوئی اسے کہتے ہیں جو غیب کی خبر اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اسکی طرف سے بیان کی جائے جو خبر محض انسانی قیاس اور اندازے سے صرف ظن کے طور پر ذکر کی جائے اور اتفاقاً واقعات کے مطابق ثابت ہو جائے اسے اصطلاحاً پیشگوئی نہیں کہا جا سکتا۔ بعض انسانی قیاسات روزمرہ ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ جہاں تک ہمیں علم ہے پیر صاحب موصوف نے کبھی یہ نہیں کہا تھا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کل فوت ہو جائیں گے یا فلاں وقت فوت ہو جائیں گے۔ نہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ انہوں نے پیش کئے۔ اخبار کے تراشہ میں بھی یہ دعویٰ نہیں کیا گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دو تین سال سے اپنی وفات کے بارے میں الہامات ہو رہے تھے اور آپؑ انہیں متواتر شائع فرما رہے تھے۔ اسی بنا پر حضورؑ نے مشہور رسالہ الوصیت تحریر فرمایا تھا۔ یہ الہامات آخری ایام میں یعنی مئی ۱۹۰۸ء میں بڑی صراحت سے ہونے لگے تھے مثلاً ۹ مئی کو الہام ہوا (۱) الرحیل ثم الرحیل ان اللہ یحمل کل حمل کہ کوچ کا وقت آگیا ہے ہاں کوچ کا وقت آگیا ہے اللہ تعالیٰ تمام بوجھ اٹھا لیگا۔ پھر ۱۵ مئی کو الہام ہوا "ڈرو مت مومنو"۔ پھر ۱۷ مئی کو الہام ہوا "مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار"۔ پھر ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا "الرحیل ثم الرحیل والموت قریب" (تذکرہ ص۷۲۵)

یہ سب الہامات سلسلہ کے اخبارات الحکم اور بدر میں برابر شائع کئے جاتے تھے اسلئے یہاں پیراں نمے پرند و مریداں مے پرانند والی بات کا سوال ہی نہ تھا۔

ان واضح الہامات کے عین مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا جو آپؑ کی صداقت پر خود ایک واضح دلیل ہے۔

ان حالات میں پیر صاحب یا کسی اور کا محض اپنے خیال یا جوش سے کوئی بات کہہ دینا خواہ وہ ان الہامات کا ترشح ہو یا اپنے نفس کی خواہش کا اظہار ہو جسے بعد میں شائع کر دیا جائے ہرگز پیشگوئی قرار دینے کے قابل نہیں نہ ہی اس سے احمدیت کی صداقت پر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین ؏

پنجابی نظم

اَج کوئی ماہِ کنعان آیا

{ یہ نظم حضور پُرنور ایدہ اللہ کی آمد سعید پر مختلف شہروں اور دیہاتوں کے مخلصین کے ہجوم سے متاثر ہو کر لکھی گئی ہے ——— صوفیؔ }

مَیں حیران ہویا اَج شہر ساڈے کٹھا کیوں جگ جہان آیا

سیالکوٹ لاہور گجرات پنڈی نالے نٹھیا کیوں ملتان آیا

اَج مصر دے وانگ بازار بھریا شاید اج کوئی ماہِ کنعان آیا

یا کوئی پیر کامل راہنما رہبر ساڈے سُتڑے بھاگ جگان آیا

حاکم دلاں دا یا وَید روگیاں دا دارُو لے کے اَج لقمان آیا

سر تے رکھ دستار فضیلتاں دی رتبہ شان بلند ذی شان آیا

تشنہ لباں نوں جام عرفان دے کے واقف کار بحرِ عرفان آیا

کفر گڑھ دے وِچ بلالؓ وانگی دے کے اسیی پُر اثر اذان آیا

آخر پتہ لگا یورپی قافلے دا کامیاب ہو کے کامران آیا

کھٹے کر کے دند عیسائیاں دے پُتر فضل عمر پہلوان آیا

بند توڑ صلیب دے مار نعرہ غازی مغل اَج مردِ میدان آیا

صوفیؔ کسریٰ دے اَج ہلا کنگرے محکم عزم ناصر پہلوان آیا

صوفی علی محمد۔ واقفِ زندگی وقفِ جدید۔ حال مقیم نسیم میڈیکل ہال سانگلہ ہل۔

(طابع و ناشر ابو العطاء جالندھری، مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت دفتر ماہنامہ الفرقان ربوہ)

نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ وصیت کنندگان و سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۹۸۴۱ میں ناصر احمد ولد احمد الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹ - ۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار نقد روپے ہے جو اس وقت بیس ۲۰ روپے ہے میں تازیست اپنی

نمبر ۱۹۸۴۱: میں ناصر احمد ولد احمد الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶۹ - ۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بیس ۲۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ ناصر احمد ولد احمد الدین صاحب ربوہ گواہ شد احمد شفیق ولد ... گواہ شد محمد احمد مولوی فاضل ربوہ۔

نمبر ۱۹۸۴۵ میں نصیر احمد صاحب ولد میاں شاہ محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ تجارت عمر ۴۱ سال بیعت ستمبر ۱۹۲۹ء ساکن ۱۲/A سانده روڈ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶۹ - ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) مکان و سکنی زمین واقع ۱۲/A سانده روڈ لاہور مالیتی ۵۰,۰۰۰ روپے (۲) سکنی زمین واقع گارڈن ٹاؤن سکیم لاہور مالیتی ۵۰۰۰ روپے (۳) زمین زرعی موضع باغ تحصیل و ضلع جھنگ ۸ ایکڑ مالیتی ۸۰۰۰ روپے (۴) دکان الائیڈ سائنٹفک سٹور مالیتی ۱۰۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نصیر احمد ولد میاں شاہ محمد صاحب الائیڈ سائنٹفک سٹور گنپت روڈ لاہور گواہ شد عبد اللطیف سٹوکسٹ کرشن نگر لاہور گواہ شد الطاف جمیل صاحب کرشن نگر لاہور۔

نمبر ۱۹۸۴۶ میں عبد العزیز ولد حاجی عمر دار صاحب قوم ڈار پیشہ زمیندارہ عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶۹ - ۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) ۵۸۳ کنال ۱۷ مرلے زرعی اراضی واقع کلو کہ ضلع جھنگ مالیتی ۱۰۰۰۰ روپے (۲) ۲۷۱۲ کنال زرعی اراضی واقع چکیکے ضلع جھنگ مالیتی ۵۰۰۰ روپے (۳) ۴۹۴ کنال زرعی اراضی واقع کھرل ضلع جھنگ مالیتی ۲۰۰۰ روپے (۴) ایک مکان واقع دار الصدر غربی الف ربوہ ۱۱۰۰۰ روپے (۵) نقد ۷۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ عبد العزیز ولد حاجی عمر دار گواہ شد غلام مصطفی صاحب صادق گواہ شد عبد الرحمن صاحب اتالیق دار الصدر غربی الف۔

نمبر ۱۹۸۴۷ میں عبدالخالق ولد مستری محمد الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ مزدوری عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قاضی احمد
ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار
آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا
ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا
جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔
العبد عبدالخالق ولد مستری محمد الدین قاضی احمد ضلع نواب شاہ۔ گواہ شد۔ انعام الٰہی ولد ... قاضی احمد ضلع نواب شاہ گواہ شد عبدالقدیر
قاضی احمد ضلع نواب شاہ نمبر ۱۹۸۴۸ میں عبدالعزیز خاں ولد مولوی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم قوم ... پیشہ دکانداری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی
ساکن قاضی احمد ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۶-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے
(۱) زرعی زمین غیر آباد مالیتی ۲۰۰۰ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد
کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ
کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالعزیز خاں۔ گواہ شد انعام الرحمٰن الور ...
گواہ شد عبدالقدیر صدر جماعت احمدیہ قاضی احمد وصیت ۶-۱۰-۶۱ نمبر ۱۹۸۵۲ میں محمد حسین ولد مکرم عمر بخش صاحب مرحوم قوم بٹ پیشہ دکانداری عمر ۴۵ سال بیعت
سنہ ۱۹۳۶ء ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے
(۱) ایک مکان واقع وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ مالیتی -/۵۰۰۰ روپے (۲) ایک مکان مشترکہ واقع وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کا ۱/۴ حصہ -/۱۲۵۰ روپے
(۳) سرمایہ کاروبار -/۵۰۰۰ روپے میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد
یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی
مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۸۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد حسین ولد مکرم عمر بخش صاحب وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ گواہ شد مکرم
غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ گواہ شد برکت علی صاحب وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ نمبر ۱۹۸۵۶ میں محمد یوسف صاحب بھٹی ولد مکرم غلام رسول صاحب
قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عبداللہ پور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۶۹ حسب
ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) ۵ کنال اراضی نہری واقع چک نمبر ۶۹ گ ب R-B ڈھپ پور ضلع لائلپور مالیتی -/۲۰۰۰ روپے
یہ زمین مبلغ دو ہزار روپیہ میں رہن رکھی ہوئی ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔
اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر
میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۵ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست
اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد یوسف ولد
غلام رسول صاحب عبداللہ پور لائلپور۔ گواہ شد رشید احمد ولد حکیم محمد شفیع صاحب عبداللہ پور لائلپور۔ گواہ شد محمد جمیل صاحب ولد صدیق صاحب عبداللہ پور لائلپور

نمبر ١٩٨٥٧ میں ملیح محمد طیب ولد مکرم خواجہ عبد القیوم صاحب قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد ملیح محمد طیب صاحب ولد خواجہ عبد القیوم لاہور۔ گواہ شد عباس احمد خان صاحب ۵ ڈیوس روڈ لاہور۔ گواہ شد مشتاق احمد صاحب اکبر گیٹ لاہور

نمبر ١٩٨٦٥ میں چوہدری منشی خان صاحب ولد مکرم حاکم علی صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:- (۱) تین کنال نہری زمین واقع چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پور ضلع لائلپور مالیتی -/۱۵۰۰ روپے (۲) ۲ ۳/۴ ایکڑ زمین الاٹ ہوئی ہے اقساط ادا ہو رہی ہیں قبضہ نہیں ملا مالیتی -/۵۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ چوہدری منشی خان صاحب ولد حاکم علی صاحب ۶۹ ر ب گھسیٹ پور ضلع لائلپور گواہ شد۔ رحمت اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ۶۹ ر ب گھسیٹ پور ضلع لائلپور۔ گواہ شد۔ محمد الدین صاحب ۶۹ ر ب گھسیٹ پور ضلع لائلپور۔

نمبر ١٩٨٩٨ میں محمد ظفر اللہ خان صاحب ولد چوہدری محمد خان صاحب قوم گوجر پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سماعیلہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد ظفر اللہ خان سماعیلہ ضلع گجرات۔ گواہ شد محمد خان صاحب سماعیلہ ضلع گجرات گواہ شد۔ بدر الدین معلم وقف جدید سماعیلہ ضلع گجرات۔

نمبر ١٩٨٦٩ میں مستری بشیر احمد ولد مکرم مستری اللہ بخش صاحب قوم سندھو پیشہ لوہار عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن جھنڈیر ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-
(۱) مکان خام واقع جھنڈیر ۱/۲ حصہ مالیتی ---- ۳۰۰ روپے (۲) سرکاری زمین پختہ دکان واقع ننکانہ منڈی کا ۱/۲ مالیتی ---- ۲۰۰۰ روپے (۳) ایک مکان خام واقع ننکانہ منڈی کا ۱/۲ مالیتی ---- ۲۵۰ روپے (۴) ایک قطعہ سفید زمین ۵ مرلے واقع منڈی مریدکے ---- ۵۵ روپے (۵) دو عدد سائیکل ---- ۲۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے -/۷۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد ولد مستری اللہ بخش جھنڈیر ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد۔ اللہ رکھا صاحب سیکرٹری مال جھنڈیر ضلع شیخوپورہ
گواہ شد۔ اللہ دتہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرتو ضلع شیخوپورہ

نمبر ۹۸۷۱ میں خواجہ نصیر احمد ولد میاں غلام احمد صاحب قوم خواجہ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۸/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ خواجہ نصیر احمد ولد میاں غلام احمد وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ گواہ شد۔ غلام احمد صاحب والد موصی وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ گواہ شد برکت علی صاحب وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ

نمبر ۹۸۷۲ میں یمین المیامن صاحب ولد مکرم مولوی بدر الرحمن صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۳۹ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد یمین المیامن۔ راولپنڈی گواہ شد محمد نصیب عارف راولپنڈی گواہ شد۔ رشید الدین صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی

نمبر ۹۸۷۵ میں قریشی مبارک احمد ولد قریشی عبد الرحمن صاحب قوم قریشی پیشہ تبلیغ عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلطان حال غانا ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ قریشی مبارک احمد مبلغ غانا۔ گواہ شد غلام محمد صاحب شاہد انچارج مشن کماسی غانا گواہ شد۔ عبد الحکیم جوزا پرنسپل احمدیہ مشنری ٹریننگ سالٹ پانڈ غانا

نمبر ۹۸۷۸ میں مرزا سلطان احمد ولد مرزا نذیر احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی ساکن محلہ دار الیمن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد مرزا سلطان احمد ولد حاجی مرزا نذیر احمد صاحب نذیر کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ گواہ شد منیر احمد ولد محمد الدین صاحب محلہ دار النصر غربی ربوہ۔ گواہ شد۔ سید مبارک احمد سرور اسسٹنٹ سیکرٹری وصایا۔

نمبر ۹۸۸۱ میں مستری عبد الرحیم صاحب ولد عبد اللہ صاحب قوم نائی راجپوت پیشہ ریٹائرڈ عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جہلم ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد مکان واقع اسلامیہ ہائی سکول جہلم مالیتی ۸۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا

اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازلیت اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالرحیم جہلم۔ گواہ شد۔ عبدالحلیم جہلم۔ گواہ شد۔ عبدالوہاب صاحب شاہد مربی سلسلہ جہلم

نمبر ۱۹۸۸۱ میں شاہ محمد حامد ولد میاں ملا خانصاحب قوم گوندل جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال ابتداء ۱۹۶۸ء ساکن موضع دولت پور ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۹۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کو دیتا رہونگا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہوں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ روپے ماہوار آمد ہے میں تازلیت اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ شاہ محمد حامد گوندل۔ گواہ شد سید بشیر احمد شاہ صاحب (کارکن ماہرانہ تحریک جدید) گولبازار ربوہ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی ریٹائرڈ ڈاکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ کوارٹر ۱۲ ربوہ۔ نمبر ۱۹۸۸۳ میں محمد نفیس چوہدری ولد محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ قوم راجپوت (ریاڑ) پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لائل پور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر ۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے قطعہ اراضی سوا تین مرلہ واقع محلہ کریم نگر لائلپور مالیتی -/۶۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد (یا آمد) پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۲۵۵ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازلیت اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد نفیس چوہدری مسجد احمدیہ لائلپور گواہ شد۔ احمد دین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گواہ شد محمد اسماعیل دیالگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ انچارج شیخوپورہ نمبر ۱۹۸۸۴ میں چوہدری غلام قادر ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم جٹ گورایا پیشہ ملازمت عمر ۵۷ سال بیعت ۱۹۲۹ء دسا دیوانہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان پختہ و خام مالیتی ۲۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۲۰۵۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازلیت اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ العبد غلام قادر گواہ شد مرزا محمد احسن بیگ گواہ شد جہانگیر خان پریذیڈنٹ حویلی دسا دیوان نمبر ۱۹۸۸۷ میں مطیع الرحمٰن ولد ثناء اللہ صاحب شبلی قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر ۱۹ سال پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۷/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۰۰ روپے ہے۔ میں تازلیت اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی

اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد مطیع الرحمن ولد چوہدری ثناء اللہ صاحب شبانی نیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد بشیر احمد صاحب قمر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ گوجرہ گواہ شد۔ سید مبارک احمد سرور نسیم انچارج وصایا گوجرہ

نمبر ۱۹۸۹۵ امیں محمد یعقوب خان ولد میر عالم خان صاحب قوم بایزید پٹھان پیشہ عمر ۸۷ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن A-9-129 احمد پارک لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ایک مکان واقعہ پیر پیائی ضلع پشاور مالیتی ۔۔۔۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد یعقوب خان A-9-129 احمد پارک لاہور گواہ شد عبد السلام خان صاحب A-9-129 احمد پارک لاہور گواہ شد کرامت اللہ خان صاحب 31/EE 2 نشتر آباد پشاور شہر۔

نمبر ۱۹۸۹۶ امیں محمد حنیف ولد محمد لطیف صاحب قوم ہنجرہ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی ساکن ابوظبی (مستقل سکونت ربوہ تحریر) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت 525 FLS - ۱۰۶۱۔۵۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد حنیف پوسٹ بکس ۴۴۰۲ ابوظبی عربین گلف گواہ شد۔ سید منیر احمد ابن علی ولد سید علی احمد پوسٹ بکس ۲۰۹۶ F.D.D.A.O/E حیڈ لیکل سنٹر ابوظبی وصیت ۱۵۰۹۹ گواہ شد محمد اقبال ملک ولد محمد شفیع ملک مرحوم ابوظبی وصیت ۱۷۰۴۲

نمبر ۱۹۸۹۹ امیں عقیل احمد طاہر ولد محمد شفیع انور صاحب قوم راجپوت پیشہ ٹیوٹنگ بی اے۔ الف عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دار النصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۰۰-۱۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد عقیل احمد طاہر دار النصر غربی ربوہ گواہ شد محمد شفیع انور والد آنریری معو بیدار محلہ دار النصر غربی ربوہ گواہ شد حمید احمد زعیم مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دار النصر غربی ربوہ

نمبر ۱۹۹۰۰ میں ملک محمد اسلم ولد ملک احمد علی صاحب مرحوم قوم کیکے زئی پیشہ زمینداره عمر ۴۳ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن چک کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ ۲/۸/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) زرعی اراضی قریباً بائیس ایکڑ واقعہ چک کلاں مالیتی ۔۔۔۔۲۰۰۰ فی ایکڑ ۴۴۰۰۰ (۲) زمین حاصل شدہ اراضی ۱/۲-۲ ایکڑ ۲۵۰۰ (۳) مکان ایک عدد کچہ بمعہ ملکہ مالیتی ۔۔۔۔۔۲۰۰۰ (۴) بھینس ایک عدد مالیتی ۔۔۔۔۔۳۰۰ (۵) گھوڑا ایک عدد مالیتی ۔۔۔۔۱۵۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے العبد ملک محمد اسلم گواہ شد منیر الدین غلہ منڈی ربوہ گواہ شد محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ

نمبر ۱۹۹۰۲ میں حمید احمد ولد چوہدری شاہ محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ تعلیم در جامعہ احمدیہ عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۲۰٫۰۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد حمید احمد ظفر واقف زندگی طالب علم جامعہ احمدیہ ربوہ گواہ شد محمد ابراہیم بھامبڑی دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد عبد الغفور سیکرٹری مال محلہ دارالنصر ربوہ۔

نمبر ۱۹۹۰۴ میں محمد عبد اللہ ولد مولوی محمد منیر صاحب قوم انصاری پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی ساکن حال انجینیرنگ کالج ڈونگ رسالپور ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۱۲-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۲۰٫۰۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد عبد اللہ گواہ شد محمد حنیف رسالپور وصیت ۱۲۶۶۲ گواہ شد عبد الرحمٰن نیازی رسالپور وصیت ۵۲۹۶

نمبر ۱۹۹۰۷ میں رحمت اللہ خان شاہد ولد خان میر خانصاحب قوم افغان پیشہ مربی سلسلہ عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰۸٫۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد رحمت اللہ خان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کنری ضلع تھرپارکر۔ گواہ شد میر احمد ولد محمد دین محلہ دارالنصر غربی ربوہ۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ربوہ

نمبر ۱۹۹۰۸ میں اقبال سعید ولد چوہدری عبد العزیز صاحب قوم ساہی پیشہ ٹیچر عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن محلہ دار البرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے دارا آباد میں مرلہ برائے مکان مالیتی ۵۰۰٫۰۰ میں اپنی متذکرہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۲۳۵٫۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اقبال سعید بی اے بی ایڈ گواہ شد احمد علی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول گواہ شد سید مبارک شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۹۹۱۰ میں محمد روشن ولد چوہدری احمد خانصاحب قوم راجپوت پیشہ۔ عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی آج بتاریخ ۲۸-۱-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۵۰٫۰۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے
العبد محمد روشن ولد احمد خان صاحب معرفت غلام مرتضیٰ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ساہیوال گواہ شد۔ غلام مرتضیٰ ڈی۔ ایچ کیو ہسپتال ساہیوال
گواہ شد۔ محمد عاشق علی موصی ۷۶۹۶ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ساہیوال نمبر ۱۹۹۱۸ میں رشید احمد امرتسری ولد برکت علی صاحب مرحوم قوم ککے زئی پیشہ سابق
خادم مسجد شاہدرہ عمر ۶۰ سال بیعت جنوری ۱۹۶۷ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری
جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت وظیفہ۔۔۔ ۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر
انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی
نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے
العبد۔ رشید احمد امرتسری گواہ شد عبد الرشید ارشد شاہد دار الضیافت ربوہ گواہ شد خورشید احمد صدر محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ نمبر ۱۹۹۲۰ میں
عبد اللطیف ولد ڈاکٹر عبد الغنی صاحب اعوان پیشہ پنشنر عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی ساکن اسلامیہ پارک ضلع لاہور بقائمی ہوش حواس بلا جبر و اکراہ آج
بتاریخ ۱۱/۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت پنشن متوقع۔۔۔ ۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست
اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی مجلس کارپرداز
کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری
یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ عبد اللطیف ولد ڈاکٹر عبد الغنی صاحب اسلامیہ پارک لاہور۔ گواہ شد سردار بشیر احمد صاحب صدر
اسلامیہ پارک ۳۲ آریہ نگر پونچھ روڈ لاہور۔ گواہ شد۔ سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ۔ نمبر ۱۹۹۲۱ میں رحمت علی
ولد خدا بخش صاحب قوم آرائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۸۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تخت ہزارہ ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و
اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زمین زرعی چاہی اور بارانی ۱۰ ایکڑ مالیتی۔۔۔ ۱۲۰۰۰ میں اپنی مندرجہ
بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو
دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی نیز میری وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری
یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے العبد۔ رحمت علی ولد خدا بخش تخت ہزارہ ضلع سرگودہا گواہ شد۔ عبد الرحیم سابق امیر جماعت احمدیہ
تخت ہزارہ سرگودھا گواہ شد شیخ عنایت صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت تخت ہزارہ سرگودہا نمبر ۱۹۹۲۳ میں مولا بخش ولد الٰہی بخش صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ ریٹائرڈ
عمر ۸۰ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے نقد جمع شدہ
رقم۔۔۔ ۱۰۰۰ روپیہ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو
اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ۔۔۔ ۳۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر
انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مولا بخش ولد الٰہی بخش مرحوم محلہ بھارت نگر گلی ۸
مکان ۳۲ حلقہ سلطان پورہ لاہور۔ گواہ شد۔ محمد احمد انور ایم اے لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ گواہ شد خدا بخش ولد چوہدری مولا بخش صاحب بھارت نگر
گلی ۸ مکان ۳۲ نزد مسجد احمدیہ لاہور

شیزان
گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے
Shezan
Peach Jam
HOT KETCHUP
Plum Jam
Made from whole oranges
شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ۔ لاہور
ORIENT

Monthly **AL-FURQAN** *Rabwah*

JULY 1970 | REGD. No. L 5708 | WAFA 1349 H.S.

مکرم مولوی محمد اسمعیل صاحب منیر ماریشس میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد مرکز سلسلہ میں واپس تشریف لائے۔ یہ تصویر ان کی واپسی پر ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر لی گئی

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر جو اس سے قبل ماریشس اور مشرق اوسط میں بطور مبلغ کام کرچکے ہیں۔ گی آنا (جنوبی امریکہ) جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے

غانا کے طالبعلم مکرم عبدالمالک صاحب جامعہ احمدیہ میں ساڑھے چار سال تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد بطور مبلغ اسلام غانا واپس جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے۔ ریلوے سٹیشن پر بہت سے احباب نے آپ کو رخصت کیا۔

ا ثل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا